رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۴۳

THE AKHBAR ALHAKAM.

اخبار سلسلۂ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف

الحکم

قیمت جو ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی

والیان ریاست اور امراء سے [illegible]

معاونین الحکم سے [illegible]

عوام سے صہ

سرپرستان الحکم سے [illegible]

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ

بیشک خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ قوم اپنی حالت نہ بدلے

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر

بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

قادیان دارالامان کے کارخانہ انوار احمدیہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۷-۱۴-۲۱-۲۸ کو شائع ہوتا ہے

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی ✻ دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی ✻ ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب عرفانی احمدی۔
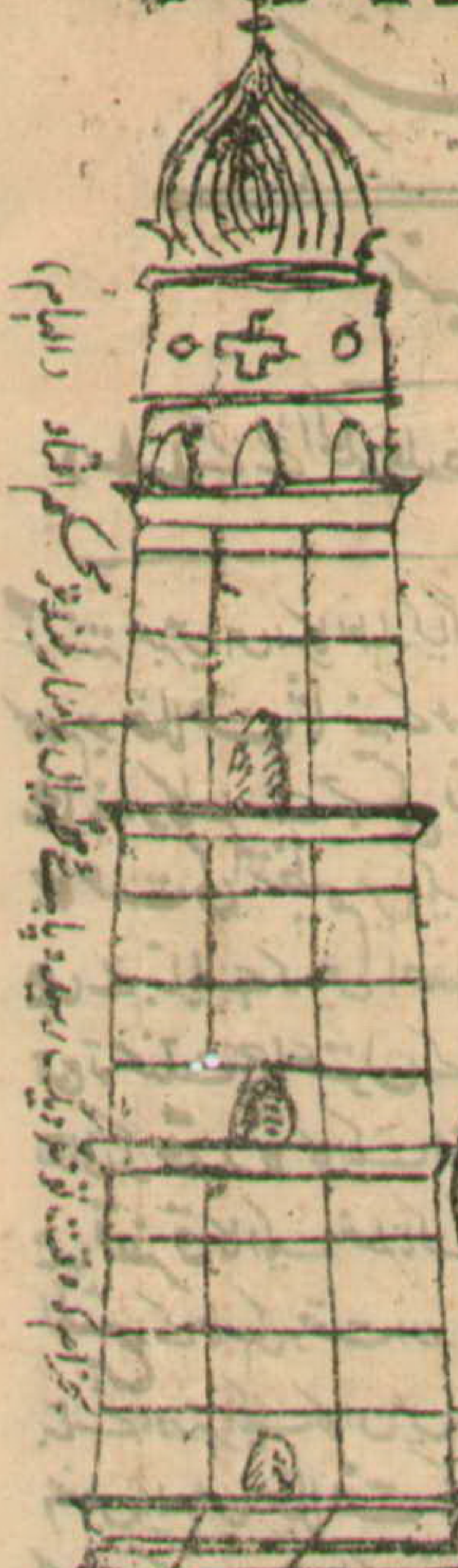
جلد ۲۵ | مورخہ ۲۱ر جنوری سنہ ۱۹۲۳ء یوم یکشنبہ | نمبر ۴

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم

اخلاقیات

اِنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ

اَمْوَالُکُمْ میں عورتیں داخل ہیں عورتیں چونکہ پردہ میں رہتی ہیں اسلیئے ان کا نام بھی پردہ ہی میں رکھا ہے اور اسلیئے بھی کہ عورتوں کو انسان مال خرچ کرکے لاتا ہے مال مال سے لیا گیا ہے یعنی جسکی طرف طبعاً توجہ اور رغبت کرتا ہے عورت کی طرف بھی چونکہ طبعاً توجہ کرتا ہے اسلیئے اسکو مال میں داخل فرمایا ہے مال کا لفظ اسلیئے رکھا تاکہ تمام محبوبات پر حاوی ہو۔ ورنہ اگر صرف نساء کا لفظ ہوتا تو اولاد اور عورت دو ہی چیزیں قرار دیجاتیں اور اگر محبوبات کی تفصیل کی جاتی تو پھر دس جزو میں بھی ختم نہ ہوتا غرض مال سے مراد کُلَّمَا یَمِیْلُ اِلَیْہِ الْقَلْبُ ہے اولاد کا ذکر اسلیئے کیا ہے کہ انسان اولاد کو جگر کا ٹکڑا اور اپنا وارث سمجھتا ہے مختصر بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور انسان کے محبوبات میں ضرور ہے دونو باتیں ایک جا جمع نہیں ہو سکتیں۔

اپنی بیویوں سے نیک سلوک کرو

اس سے یہ مت سمجھو کہ پھر عورتیں ایسی چیزیں ہیں کہ انکو بہت ذلیل اور حقیر قرار دیا جاوے نہیں نہیں ہمارے ہادی کامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ

تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہے بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرۃ اچھی نہیں وہ نیک کہاں ہے۔ دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کرسکتا ہے جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو۔ اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو۔ نہ یہ کہ ادنیٰ ادنیٰ بات پر زدوکوب کرے ایسے واقعات ہوتے ہیں کہ بعض وقت ایک غصہ میں بھرا ہوا انسان بیوی سے ادنیٰ سی بات پر ناراض ہوکر اسکو مارتا ہے اور کسی نازک مقام پر چوٹ لگی ہے اور بیوی مر گئی ہے اسلیئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

وَعَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ

ہاں اگر وہ بیجا کام کرے تو تنبیہ ضروری چیز ہے انسان کو چاہیئے کہ عورتوں کے دل میں یہ بات جما دے کہ وہ کوئی ایسا کام جو دین اور ملت کے خلاف ہے کبھی بھی پسند نہیں کر سکتا اور ساتھ ہی وہ ایسا جابر اور ستم شعار نہیں کہ اسکی کسی غلطی پر بھی چشم پوشی نہیں کر سکتا۔ خاوند عورت کے لیئے اللہ تعالیٰ کا مظہر ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے سوا کسی اور کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ پس مرد میں جمالی اور جلالی دونو رنگ ہونے چاہیئں۔

ایڈیٹر۔ بیوی کے ساتھ حسن سلوک اور رفق اور ملاطفت کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار اور بکثرت تعلیم دی ہے کشتی نوح میں خصوصیت سے بیوی اور اسکے رشتہ داروں سے حسن سلوک کی تعلیم دی ہے بلکہ جو شخص حسن سلوک بیوی سے نہیں کرتا اسے اپنی جماعت میں آپ نے نہیں رکھا۔ میں نے محض بیوی اور اسکے رشتہ داروں سے حسن معاشرۃ کی تعلیم دکھلانے کے لیئے آپ کے کلام سے ایک حصہ نقل کیا ہے۔ اگر در خانہ کس است حرفے بس است۔

یاد رکھو

وقتاً فوقتاً **الحکم** میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے اقتباسات تذکرہ کے طور پر درج ہوتے رہینگے اور ایسا ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کے اوراق عملی نمونہ کے اظہار کے لیئے مہینہ میں ایک مرتبہ شائع ہوا کریں گے (انشاء اللہ العزیز) اسلیئے ناظرین الحکم سے التماس ہے کہ اگر انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا کوئی واقعہ خاص یاد ہے جو خواہ ان سے متعلق ہو یا کسی اور سے تو وہ تحریر کرکے خاکسار کے پاس بھیجدیں تاکہ میں اسے درج اخبار کردوں۔

ایسا ہی اگر حضرت کے خطوط کسی کے پاس ہوں تو وہ ان کی نقل یا اصل ضرور بھیجدیں۔

(خاکسار عرفانی)

انوار احمدیہ پریس قادیان دارالامان میں شیخ یعقوب علی عرفانی پرنٹر و پبلشر نے چھاپ کر شائع کیا۔

خلافت ثانیہ کے گزشتہ آٹھ سال پر سرسری نظر

نمبر دوم

(سلسلہ کے لئے الحکم جلد ۲۵ نمبر اول صفحہ ۳)

گزشتہ نمبر میں اس امر کا اظہار کیا گیا ہے کہ سب سے پہلا اہم عظیم الشان کام جو خلافت ثانیہ کے عہد میں ہوا وہ تنظیم جماعت کا شاندار کام ہے جسکی نظیر نہیں مل سکتی۔

جماعت کی تنظیم میں ایک اصل تقرر امراء بھی تھا اور میں نے بتایا ہے کہ اس اصل کو آپ نے کسطرح پر مضبوط کیا۔ آج تو مختلف جماعتوں کے امیر مقرر ہو چکے ہیں۔ اور یہ خدا تعالیٰ کی قدرۃ کا ایک نشان ہے۔ جن لوگوں نے جماعۃ میں تفرقہ کا ایک خطرناک جرم کیا ہے انھوں نے خلیفۃ المسیح کے نام کی وقعت اور شان کو کم کرنے کے لیئے چار خلیفے بنائے اور ہر ایک کو ان میں سے خلیفۃ المسیح قرار دیا۔ میں نے انھیں ایام میں خلافت کے کرچھے کے عنوان سے ایک نوٹ لکھا تھا لیکن خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی کا تماشا دیکھو کہ ان چاروں میں سے ایک نے تو اپنی اس خلافت کی فرضی اور بوسیدہ چادر کو اتار کر خلافت راشدہ حقہ کے دامن میں پناہ گزین ہوا اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دامن سے وابستہ ہو گیا اسکے اندر اخلاص اور سعادت ایمانی تھی۔ اور آج وہ مرد خدا خدا کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جوار مقبرہ بہشتی میں آرام کرتا ہے۔ اس سے میری مراد

حضرت میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ

ہیں۔ اور باقیوں نے اس نام سے کچھ بھی شہرت یا عزت نہ پائی اور کبھی موسوم ہوئے اور یہ خطاب الٰہی کے نام سے اسی طرح اتر گیا جسطرح ایک قامت ناز یبا کو شاہی لباس پہنانیکی کوشش کی جاوے تو اسکی شان بڑھانے کے بجائے وہ ہنسی کا موجب ہو جاتا ہے۔

مگر برخلاف اسکے حضرت خلیفۃ المسیح نے امراء کا سلسلہ مسنون طریق پر جماعت میں شیرازہ بندی اور ذمہ داریوں کے احساس کے لیئے قائم کیا اور یہ کس قدر خوشی کی بات ہے کہ آج متعدد جماعتیں اپنے امراء کے ماتحت اپنی ہر قسم کی ترقیوں اور برکات کو حاصل کر رہی ہیں۔

یہ ایک ضمنی ذکر آ گیا تھا اور میں اسے خدا کی قدرت کا ایک نشان سمجھتا ہوں اسلیئے ذکر کر دیا ورنہ میں تو تنظیم جماعت کا ذکر کر رہا تھا اور اس سلسلہ میں میں نے امراء کے تقرر کی بحث کی تھی۔

جماعت کی اس اصولی تنظیم کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح نے انتظام کو مفید اور عملی شکل دینے کے لیئے سلسلہ کے محکمہ جات نظارت قائم کیئے۔ نظارتوں کے قائم کرنے سے جہاں حضرت کو یہ مدنظر تھا کہ سلسلہ کے کام ایک ذمہ داری کی صورت اختیار کر لیں وہاں آپ کے زیر نظر یہ امر بھی تھا اور ہے کہ لوگوں کو سلسلہ کی انتظامی ضروریات میں براہ راست ایک دخل ہو اور وہ اپنی ذمہ واری کا کامل احساس کر سکیں۔ نظارتوں کے قائم کرنے کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح نے ۱۹۱۹ء کے جلسہ میں ایک تقریر فرمائی تھی لیکن دراصل منصب خلافۃ ہی میں اسپر روشنی ڈالی تھی۔ جہاں خلیفہ کے فرائض کا اظہار کیا تھا۔

نظارتوں کا کام دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ اسوقت میں ہر ایک نظارت کے کام پر نہ تو تنقید کر رہا ہوں اور نہ انکی رپورٹوں کے خلاصے بیان کر رہا ہوں بلکہ سرسری طور پر بتا رہا ہوں کہ گزشتہ آٹھ سال میں کیا ہوا ہے؟

جماعۃ کی علمی اور عملی اصلاح

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ میں اعتقادی اور عملی اصلاح کے لیئے بھیجا گیا ہوں ٹھیک اسی کام کی اسی کام کی تکمیل آپ کے زیر نظر ہے جماعت کی علمی اور اعتقادی اصلاح کے لیئے ہر سالانہ جلسہ پر آپ نے لازم کر لیا ہے کہ ایک تقریر خصوصیت کے ساتھ ایسے مضمون پر کی جاوے جو اپنی اہمیت نزاکت اور وقتی ضرورت کے علاوہ علمی نقطہ خیال سے نہایت شاندار ہو۔

ووکنگ کا مجاور نہایت تعلّی سے اپنی چند کتابوں کے نام لیکر دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے بہت بڑا شاندار کام کیا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح پر نہایت تنگ ظرفی سے اعتراض کرتا ہے۔ کاش اسے معلوم ہوتا کہ مسئلہ تقدیر۔ عرفان الٰہی۔ ذکر الٰہی۔ ملائکۃ اللہ۔ ذات باری وغیرہ مسائل عظیمہ پر کس خداداد علم و فضل سے اور پھر عام فہم پیرایہ میں روشنی ڈالی ہے۔ ان تقریروں کو پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ علوم لدنّیہ کے خزانے آپ پر کھول دیئے گئے ہیں میرا مقصد آپ کی تقریروں یا تحریروں پر ریویو نہیں کہ یہ میرے جیسے آدمی کا کام نہیں بلکہ میں بتانا چاہتا ہوں کہ منصب خلافہ میں جو ذمہ واریاں اور فرائض آپ نے اپنے یا خلیفہ کے بتائے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اسکا اہل اور خود اسے ثابت کر دیا ہے۔

ہر سال جماعت کے علم میں ایک عجیب اضافہ ہوتا ہے اور یہ اضافہ عملی اصلاح کے لیئے بہت ہی مؤید ہوتا ہے۔ جمعہ کے خطبات عملی اصلاح کی زریں ہدایات لیئے ہوئے ہوتے ہیں۔

سلسلہ تبلیغ کی وسعت

پھر آپ نے اپنے عہد خلافت کے ان آٹھ سالوں میں سلسلہ کو ہندوستان سے نکال کر اکناف عالم میں پھیلا دیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے عہد خلافت کے آغاز میں نہایت بے سروسامانی کی حالت میں لنڈن میں تبلیغی مرکز قائم کیا گیا تھا۔ میرے مکرم چودھری فتح محمد صاحب سیال کو خواجہ صاحب نے خلافت ثانیہ سے وابستہ ہونے کے جرم میں ووکنگ سے علیحدہ کر دیا۔ اور اب انکو اپنی اس جلد بازی پر اسطرح افسوس ہوگا جیسے قادیان سے کاٹنے والوں کو آج دست حسرت کاٹنا پڑتا ہے کہ مرکز سے وہ کیوں نکل گئے۔

ووکنگ مشن کے چلانے کے لیئے خواجہ صاحب کو جو طریق اختیار کرنا پڑے ہیں میں ان پر بحث نہیں کروں گا مگر لنڈن کے احمدی مشن کو آج تک وہ جماعت چلا رہی ہے جو صرف غرباء کی جماعت ہے مگر غیور اور باحمیت احمدیوں کی جماعت ہے جنھوں نے اس مرکز کو اس حد تک مستحکم کر دیا ہے کہ وہاں ایک مسجد اور دار التبلیغ کے لیئے ایک نہایت موزوں موقعہ پر ایک قطعہ زمین بھی خرید لیا ہے اور ایک لاکھ کے قریب روپیہ اس مسجد کے لیئے غرباء کی جماعۃ نے آپ کے قدموں پر نثار کر دیا۔

لنڈن سے نکل کر یہ تبلیغ کی موج۔ امریکہ اور افریقہ پہنچی۔ افریقہ میں تو خدا کی شان کا ایک عجیب نظارہ نظر آ رہا ہے۔ حضرت نیّر فی الحقیقت نیّر ہو گیا ہے اور ہزاروں انسان اس رہنما کے ذریعہ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں وہ لوگ نام کے نہیں بلکہ کام کے احمدی ہیں۔ انمیں عملی زندگی کی روح ہے۔ حالات بتاتے ہیں کہ وہ کس طرح علمی ترقی کر رہے ہیں اور اپنے صدیوں کے رسم و رواج کو چھوڑ رہے ہیں۔

افریقہ کے کام کا مطالعہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کی ایک بے نظیر مثال دنیا کے سامنے ہے اور حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صداقت اور حقانیت کی ایک روشن دلیل ہے۔ خدا تعالیٰ کی نصرت اور تائید کی یہ ایک نمایاں صورت ہے۔

مختلف جگہ مدارس اور مساجد قائم ہو رہی ہیں اور جماعتوں کی جماعتیں سلسلہ میں داخل ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کو پورا کر رہی ہیں۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا

امریکہ کی حالت بھی اس سے کم نہیں۔ امریکہ میں حضرت صادق کے صدق و اخلاص نے اپنا پرتو ڈالا ہے اور وہاں کی احمدی جماعت نے اپنے خرچ سے ایک مسجد بنا ڈالی اور ایک سہ ماہی رسالہ بھی جاری ہو گیا جو جلد ماہوار ہو جائیگا انشاء اللہ۔ مکرمی مفتی صاحب کو واپس بلایا گیا ہے اور مولوی محمد الدین صاحب بی اے انکو سبکدوش کرنیکے لیئے ۱۰ رجنوری ۱۹۲۳ء روانہ ہو چکے۔

عرب میں بھی خدا کے فضل سے ایک جماعت قائم ہو گئی اور شام اور عراق عرب میں بھی سلسلہ کی اشاعت ہو رہی ہے۔ اور اب مصر میں ایک تبلیغی مرکز قائم ہو گیا ہے اور خدا کا شکر ہے کہ مصر کا یہ علمبردار الحکم ہی کا خادم ہے اور اسکے تمام اخراجات الحکم ہی خدا کے فضل سے اب تک ادا کر رہا ہے والحمد للہ علیٰ ذالک۔

روس میں ایک مبلغ پہنچ گیا ہے جرمن میں بھی مشن قائم ہو گیا ہے۔ ماریشش میں مستقل طور پر جماعت قائم ہو گئی ہے اور وہاں کے مشن کے اخراجات خود وہاں کی جماعت برداشت کر لیتے ہیں اور لپنے اخلاص و استقلال کا ایسا نمونہ دکھایا جو حیرت انگیز ہے وہاں سے تعلیم پانیکے لیئے اپنے بچوں کو یہاں بھیجا ہے اور ایک نوجوان فارغ التحصیل ہو چکا ہے اور درجہ تکمیل میں تعلیم پا رہا ہے سیلون میں بھی مستقل جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے قائم ہو گئی جس نے اپنا ایک انگریزی اور ٹامل کا اخبار بھی جاری کر رکھا ہے۔ آسٹریلیا میں بھی اچھے پیمانہ پر تبلیغ ہو رہی ہے۔ مختصر الفاظ میں یوں سمجھو کہ دنیا کے ہر حصہ میں اسوقت تبلیغ کا کام ہو رہا ہے اور یہ سب کام ایک باقاعدہ انتظام کے ماتحت ہے۔ بیرونی سلسلہ تبلیغ کو الگ کر کے خود اس ملک میں

ایوانِ خلافت میں چند منٹ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت پچھلے دنوں سے بیمار رہی ہے اور اس وقت تک کہ میں ۲۰ جنوری (صبح) یہ سطور لکھ رہا ہوں آپ باہر تشریف نہیں لا سکے۔ ۱۸ جنوری ۱۹۲۳ء نماز ظہر کے بعد مخدومی مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے سے دریافت کیا کہ حضرت کی عیادت کے لیئے آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا کوئی موقع ممکن ہے یا نہیں انھوں نے مجھے کہا کہ بعد مغرب جبکہ ڈاکٹر صاحب وہاں ہوتے ہیں بعد حصول اجازت جا سکتے ہو چنانچہ میں بعد نماز مغرب حاضر ہوا اور میری خوش قسمتی تھی کہ میں حاضر ہو سکا۔

میرا دل قدرتاً چاہتا تھا کہ وہاں بہت دیر تک حاضر رہوں لیکن چونکہ حضرت کے اخلاق اجازت نہیں دیتے کہ کوئی بھی خادم حاضر ہو اور باوجود تکلیف کے بھی خاموش رہیں بات چیت فرماتے ہیں تو کھانسی کو تحریک ہو جاتی ہے۔ اسلیئے میں نے اپنی اس خواہش اور آرزو کو قربان کرنا ہی بابرکت سمجھا۔ اور اجازت لے کر چلا آیا۔

اللہ تعالیٰ اس وجود باجود کو ہر قسم کی بیماریوں سے ہمیشہ محفوظ رکھے اور کامل قوت و توانائی اور صحت سے حصہ وافر عطا فرماوے آمین

یہ چند منٹ جو مجھے میسر آئے اور ان میں جو لطف اور ذوق میں نے اٹھایا میں چاہتا ہوں کہ اپنے ناظرین کو اس میں شریک کروں۔

ہمدردی عامہ کا جوش

میں تو پہلے سے جانتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی رگوں میں خون کے ساتھ عامۃ الناس کی ہمدردی کا جوش ہمیشہ حرکت کرتا رہتا ہے اور جماعت کے ایک ایک فرد کے لیئے وہ درد اور وہ تڑپ آپ کے دل میں ہے کہ اگر ممکن ہوتا ان جذبات کی کوئی تصویر لی جاسکے اور دنیا کے سامنے وہ تصویر رکھی جاتی تو لوگ دیوانہ وار اپنے اس محسن اور ہمدرد کی طرف دوڑ پڑتے۔ گزشتہ سے پیوستہ سال جب آپ ڈاکٹری مشورہ پر کشمیر تشریف لے گئے تو باوجودیکہ اقتضائے صحت یہ تھا کہ کچھ عرصہ تک وہاں قیام کریں لیکن قحط کی وجہ سے قادیان کے غرباء کی حالت کے احساس نے وہاں ٹھہرنے نہ دیا اور فوراً قادیان چلے آئے تاکہ جو انتظام ممکن ہو اپنے سامنے کریں۔ یہ تو ایک واقعہ ہے انفرادی طور پر ہزاروں واقعات ایسے ہیں جن سے انتہائی درجہ کی ہمدردی اور غمگساری کا پتا ملتا ہے اور یہی ایک حالت ہے جو قلب مضطر کے لیئے تسلی کا موجب ہوتی ہے میں گیا تو تھا حضرت کی عیادت کو اور جا کر بیٹھا ہی تھا۔ قبل اسکے کہ میں آپ کی طبیعت کا حال دریافت کرتا۔ آپ نے مجھ سے خود دریافت کیا کہ لڑکا آگیا؟

اس سوال کی حقیقت یہ ہے کہ ۱۵ جنوری ۱۹۲۳ء کو میرا منجھلا لڑکا یوسف علی ملازمت کے شوق میں بلا اطلاع چلا گیا تھا۔ میرے بچوں کو چونکہ یقین ہے کہ میں ان کے لیئے نوکری پسند نہیں کرتا۔ اور انہیں یہ ہر ایک جانتا ہے کہ میں روکوں گا اسلیئے یوسف علی نے یہی سمجھا کہ میں بلا اطلاع چلا جاؤں تو اچھا ہے۔ یہ اسکی غلطی اور ناعاقبت اندیشی تھی۔ بہرحال وہ ۱۵ جنوری کو چلا گیا تھا حضرت کو اسی حالت بیماری میں اطلاع ہو گئی میں نے خود اطلاع دینی بھی گوارا نہ کی تھی کہ آپ کو احساس ہوگا اور بیماری میں یہ احساس اچھا نہیں مگر میری خوش قسمتی سے اطلاع ہوئی۔ اور آپ کی توجہ ادھر ہو گئی اسلیئے میں جو عیادت کو حاضر ہوا تو تقدیم کر کے آپ نے میری ہمدردی فرمائی اور مجھے موقع بھی نہ دیا کہ میں آپ کی صحت کے متعلق استفسار کروں۔ ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ گم کردہ فرزند باپ کے قلب مجروح کے لیئے یہ ہمدردی کیسی تسلی بخش ہو سکتی ہے؟ آپ کے ان الفاظ کا اثر میرے قلب پر جو ہوا وہ میں بیان نہیں کر سکتا مگر مجھے اسی وقت یقین ہو گیا کہ لڑکا بہت جلد آجاوے گا چنانچہ میں نے یہی عرض کیا کہ حضور آجائیگا آپ نے سوال اس طریق پر فرمایا تھا کہ آپ کے اندازہ کے موافق اسوقت تک اُسے آجانا چاہیئے تھا۔

خدا کی قدرت کا کیا عجب تماشا ہے اور قبولیت دعاء کا کیا کرشمہ ہے کہ میں وہاں سے اٹھ کر گھر آیا۔ اور ایک گھنٹہ اس پر نہ گزرا تھا کہ خود حضرت کے پاس میرے نہایت ہی غمگسار بھائی قادیانی کا جو عزیز یوسف علی کی تلاش میں چلے گئے تھے دہلی سے تار آیا کہ لے کر آ رہا ہوں یہ تار براہ راست حضرت کے پاس آیا اور آپ نے اسی وقت میرے پاس بھجوا دیا۔ ۱۹ کی صبح کو لڑکا آگیا۔

یہ واقعہ سرسری نظر سے ایک معمولی واقعہ ہے مگر حقیقت میں غیر معمولی ہے اسلیئے کہ عامۃ الناس کی ہمدردی کا یہ جوش اور یہ تڑپ کبھی دل میں پیدا نہیں ہو سکتی جب تک خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک غیر منفک تعلق کسی وجود کا نہ ہو۔ کیونکہ جس جس قدر وہ خدا کی طرف صعود کرتا ہے اسی قدر مخلوق الٰہی کی طرف ہدایت و ہمدردی کے لیئے نزول کرتا ہے۔

کیا وہ جماعت اور وہ فرد خوش قسمت نہیں جسکو خدا نے ایسا امام اور آقا دیا ہو جو اپنے وابستگان کے لیئے اپنے دل میں سچا درد رکھتا ہو۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر باغیان خلافت کو ہدایت کرتے ہوئے اسی ایک امر پر زور دیا تھا کہ

تڑپ تڑپ کر دعائیں کرنے والا دوسرا کوئی ہو سکتا ہے؟

قبول شدہ دعاء کا راز اور مطمئن قلب کی کیفیت

پھر میں نے ایک نہایت ہی مخلص دوست کے لیئے دعاء کے واسطے عرض کیا حضرت کو انکی تکلیف کا پہلے سے احساس اور علم تھا فرمایا مجھے تو یقین ہے کہ ان کے لیئے میری دعاء قبول ہو گئی ہے۔ جو دعاء قبول ہو جاتی ہے اسکے متعلق قلب میں ایک تسلی اور اطمینان ہو جاتا ہے درمیانی حالات خواہ کچھ ہی ہوں مگر آخر میں خدا کے فضل سے دعاء کا اثر ظاہر ہو جاتا ہے۔ مجکو ان کے لیئے بالکل تسلی ہو گئی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قبول ہونیوالی دعاء کے متعلق بیان فرمایا کہ ایسی دعاء ہوتی ہی نہیں جب تک انسان دوسرے کی مصیبت اور بلا کو اپنے اوپر نہ لیلے اور ایک موت قبول نہ کرلے۔ اب اس دوست کے لیئے جو دعاء آپ نے کی ہوگی اسکا اندازہ اس معیار پر آسانی ہو سکتا ہے باوجودیکہ خود بیمار ہیں مگر اس دوست کے لیئے خدا ہی جانتا ہے کہ کس کرب اور اضطراب کے ساتھ ربّ العزۃ کے دروازہ کو کھٹکھٹایا ہوگا؟ خوشا نصیب! اس قوم کے جو ایسی دلسوزی سے دعائیں کرنے والا امام رکھتی ہے۔

لاہوری خطاکاروں کے متعلق محبت کے جذبات

میں نے مکرمی شیخ رحمت اللہ صاحب کی علالت کا ذکر کر کے عرض کیا کہ میں نے عیادت کا خط لکھا تھا اب وہ خدا کے فضل سے اچھے ہیں انھوں نے السلام علیکم عرض کیا ہے فرمایا میں نے بھی انکو خط لکھا تھا میرے دل میں انکی محبت ہے حضرت صاحب کے ساتھ انکو محبت تھی اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ کونسی مخفی شامت اعمال انہیں پیش آئی ہے۔ بہت خوشی ہوئی کہ اب وہ اچھے ہیں باوجودیکہ وہ انکے ساتھ ہیں پھر بھی میرے دل میں انکے لیئے محبت باقی ہے اور ان کے لیئے کیا ان سب ہی کے لیئے محبت ہے۔ یہ مفہوم تھا حضرت کے الفاظ کا

بات صاف ہے مگر میں جانتا ہوں کہ عداوت کے بخارات انسانی دل و دماغ کو مکدر کر کے خوبی کی باتوں کو بھی عیب بنا دیتی ہیں۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب مولوی کرم الدین کا مقدمہ گورداسپور میں ہو رہا تھا ایک موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ پر نکتہ چینی کیگئی جو آپ نے عہد دوستی کے متعلق فرمائے ہیں اور جنکو مخدوم الملۃ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ نے سیرت مسیح موعود میں لکھا ہے میں پھر اسے احباب کی معرفت اور ایمان بڑھانے کے لیئے لکھتا ہوں۔

"حضرت کو اپنے خدام سے تعلق کی ایک عجیب بات جو ایک دن فرمایا میرا یہ مذہب ہے کہ جو شخص ایک دفعہ مجھ سے عہد دوستی باندھے مجھے اس عہد کی اتنی رعایت ہوتی ہے کہ وہ کیسا ہی کیوں نہ ہو اور کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے میں اس سے قطع تعلق نہیں کر سکتا۔ ہاں اگر وہ خود قطع تعلق کر دے تو ہم لاچار ہیں ورنہ ہمارا تو یہ مذہب ہے کہ اگر ہمارے دوستوں سے کسی نے شراب پی ہو اور بازار میں گرا ہو تو بلا خوف لومۃ لائم کے اُسے اٹھا کر لے آئینگے فرمایا **عہد دوستی بڑا قیمتی جوہر ہے اسکو آسانی سے ضائع نہ کر دینا چاہیئے۔**"

حالانکہ یہ نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی بات تھی مگر اسکو نہایت بھدے پیرایہ میں ظاہر کرنیکی کوشش کی گئی۔ اسطرح پر اب بھی وہی ہوتا ہے۔

بہرحال یہ چند منٹ میرے لیئے ایک عجیب آسودہ سکون بخش لمحے تھے۔ احباب دعاء کریں کہ خدا کی یہ نعمت اور یہ فضل جو ہمارے امام کے وجود کے رنگ میں ہم پر نازل ہوا ہے دن بدن بڑھے اور وہ فیوض اور برکات جو اس کے ذریعہ اُترتے ہیں ہماری فلاح کا موجب ہوں۔

اسکی صحت۔ طاقت۔ اثر اور قبولیت دن دونی رات چوگنی ترقی پر ترقی ہو۔

اور اسکے بدخواہ کینہ ور احسان فراموش قعر مذلت اور ناکامی کے اندھے کنوئیں میں گریں۔ اللھم آمین۔

احمدی خواتین کا عظیم الشان کام

برلین کی مسجد صرف احمدیہ خواتین بنائیں گی۔

احمدیہ خواتین کی مذہبی اور ملی غیرت کی عدیم المثل یادگار

احمدی بہنو! تمھاری چھوٹی سی مالی قربانی جرمنی میں اسلام کا جھنڈا گاڑ دے گی۔

الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت میں برلن میں ایک مسجد بنانے کے متعلق تحریک کی گئی تھی اولاً خیال تھا کہ اس مسجد کے لئے احمدی جماعت کے مردوں سے چندہ لیا جاوے لیکن اب حضرت خلیفۃ المسیح نے ارادہ فرمایا ہے کہ **برلن کی مسجد**

احمدیہ خواتین کے چندہ سے طیار ہو گی۔

اس مقصد کے لئے صرف **عورتوں** کا چندہ قبول کیا جاوے گا **مسجدوں** کا بنانا ایک بہت بڑا نیکی کا کام ہے بہت سے لوگ نہیں جانتے کہ مسجد بنانے کی کہاں ضرورت ہے اور اسلئے اکثر مساجد ایسی جگہ بنادی جاتی ہیں جہاں پہلے سے موجود ہوتی ہیں مگر ان ممالک میں جہاں **اسلام** کی روشنی ابھی نہیں پہنچی **اسلام کی اشاعت کے لئے مسجد** کو بنانا بہت بڑے ثواب کا موجب ہے ایک وقت تھا کہ مسلمان خواتین **جہاد** میں شریک ہوتی تھیں اور اپنے آپ کو **جنگ کے خطرات** میں ڈالنے سے پرہیز نہ کرتی تھیں اسلئے کہ وہ **جنگ محض اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت کے لئے ہوتا تھا**۔ ہائیں اپنے بچوں۔ **بھائیوں اور شوہروں** کو نہایت خوشی اور جوش کے ساتھ شریک جنگ ہونے کے لئے بھیجتی تھیں اور خود بھی انہیں تامل نہ ہوتا تھا۔ آج اس قسم کی **قربانیوں** کا موقع نہیں اور نہ اسکی ضرورت ہے۔ آج صرف **مالی قربانی** کی ضرورت ہے۔

اسلام اپنی **تعلیمی** خوبیوں اور عملی سہولتوں کے لحاظ سے ایک **فطرتی مذہب** ہے جسکو دنیا قبول کر سکتی ہے اگر ہم اسکی تعلیم کے **حقائق و معارف** معقولی اور علمی رنگ میں **مغربی قوموں** کے سامنے پیش کر سکیں تو وہ اسکے قبول کرنے کے لئے جلد یا بدیر آمادہ ہوں گی۔ اسوقت **مادی ترقیات** کی کشمکش نے انہیں مایوس کر دیا ہوا ہے ان کے دلوں میں ایک عظیم **اضطراب اور گھبراہٹ** ہے اور وہ اس آواز کے لئے ہمہ تن گوش ہو رہے ہیں

جو انکو تسلی اور اطمینان کی راہ بتائے

جو دنیا کے عالمسوز جنگی مصیبت کو **امن افزا صلح** سے بدل دے۔ اس موقعہ سے فائدہ نہ اٹھانا سخت **غفلت** اور قابل الزام حرکت ہو گی۔ **سلسلہ حقہ احمدیہ** کو خدا تعالیٰ نے اسی لئے قائم کیا ہے کہ وہ **آفاق عالم** میں اسلام کو پھیلا دے **جرمن کو اسلام کی طرف توجہ** ہے اور ہم نے وہاں پہ مشن قائم کر دیا ہے جرمن میں دار التبلیغ اور مسجد کے لئے کم از کم اسوقت **تیس ہزار روپیہ کی ضرورت** ہے اور یہ کام صرف سلسلہ کی خواتین کریں گی اسلئے ضرورت ہے کہ وہ اپنے اپنے گھروں میں اسکے لئے تحریک کریں تاکہ یہ رقم فوراً جمع ہو جائے۔ اسوقت تھوڑے سے **چندہ** سے ہر عورت کو مسجد بنانے کا **ثواب** حاصل ہوتا ہے۔ یہ بھی **تجویز** ہے کہ اس **مسجد پر جو برلن میں بنائی جائے گی ایک کتبہ** لکھ کر لگایا جاوے گا کہ

یہ مسجد سلسلہ احمدیہ کی خواتین نے اپنے جرمنی نو مسلم بھائیوں کے لئے طیار کی ہے

دیکھو یہ وقت اور موقع پھر نہ ملے گا۔ **امریکہ میں مسجد طیار** ہو گئی اور اسکے لئے ہم میں سے کسی سے ایک پیسہ بھی نہیں مانگا گیا خود **ان نو مسلموں** نے اپنے پاس سے روپیہ خرچ کیا باہمت **قوموں کا یہی طریق** ہے۔ یاد رکھو جب **جرمنوں** میں یہ روح **اسلام** پیدا ہو گئی تو وہ **اپنی مذہبی ضروریات** کے لئے آپ سے روپیہ نہ مانگیں گے۔ **مسجدوں۔ مدرسوں** دوسری **ضروریات** کے لئے وہ آپ خرچ کرینگے **مغربی افریقہ** کی ضروریات عموماً خود وہاں کی جماعتیں پورا کر رہی ہیں پس یہ **موقع جرمن میں مسجد بنانے کے لئے ابھی تمھارے سامنے** ہے۔ اور وہ وقت قریب ہے کہ جب یہ قوم نیاز مندی کے ساتھ حلقہ اسلام میں داخل ہو گی اور اپنی ضروریات کے لئے تمھاری محتاج نہ ہو گی۔

پس اپنے گھروں میں تحریک کرو۔ اور تیس ہزار روپیہ سلسلہ کی خواتین اس نیک کام کے لئے جمع کریں۔ **الحکم اس تحریک** کو اپنے کالموں میں جاری رکھے گا جب تک **تیس ہزار** روپیہ جمع نہ ہو جاوے۔

پس اے احمدی خواتین! اٹھو اور اس بابرکت کام کے لئے جو جرمنی میں اسلام کا بنیادی پتھر ہو گا اپنے مالوں کو قربان کر دو۔

ایڈیٹر الحکم نے اس تحریک کے اوائل میں اپنی طرف سے **دو سو** روپیہ دینے کا وعدہ کیا تھا لیکن اب جبکہ یہ **تحریک مستورات** کے لئے مخصوص کر دی ہے ایڈیٹر الحکم اپنی رقم کو اپنے خاندان کی مستورات کی طرف سے پیش کرے گا اور اسکی تفصیل یہ ہو گی۔

اہلیہ	ایڈیٹر الحکم	ایک سو روپیہ
اہلیہ	شیخ محمود احمد صاحب مجاہد مصر	۲۰
اہلیہ	عزیز ابراہیم علی صاحب	۲۰
اہلیہ	عزیز یوسف علی صاحب	۲۰
حمیدہ خاتون	بنت ایڈیٹر الحکم	۲۰
حامدہ خاتون	بنت "	۲۰

[illegible]

احمدی انجمنوں کے **سکرٹری صاحبان** اپنے یہاں کی مستورات سے جو **چندہ وصول** کریں ایک **فہرست دفتر الحکم** میں بھی بھیجتے رہیں۔

چندہ براہ راست **ناظر بیت المال** کے نام آنا چاہئے اور کوپن پر

چندہ برلن مسجد لکھا جائے

اسلام کی روحانی طاقت

اس عنوان سے معزز ہمعصر **کشمیری** نے ایک نوٹ لکھا ہے جسکو میں بلا کم و کاست درج کرتا ہوں اور اسمیں اسقدر اضافہ کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی وعدہ فرمایا ہے کہ ہر **صدی** کے سر پر وہ ایک **مجدد کو مبعوث** کرے گا جو دین کو تازہ کرے گا۔

پس مجھے یہ مسلم ہے کہ جب مسلمانوں میں عملی اور اعتقادی کمزوریاں پیدا ہوتی ہیں اور شریعت کی طرف سے غفلت اور انہماک الی الدنیا ہوتا ہے تو مختلف قسم کے مصائب تنبیہ کے لئے نازل ہوتے ہیں یہ بھی مسلّم ہے کہ جب ایسے **حوادث** کا ظہور ہو۔ اور جب عملی حالت اس درجہ گر جاوے تو اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ قانون اور وعدہ کے موافق یہ بھی لازمی ہے کہ خدا کی طرف سے

تذکیر کے لئے کوئی بابرکت وجود نازل ہو

خصوصاً اس آخری زمانہ کے متعلق تو بہت صراحت اور وضاحت کے ساتھ وعدے ہیں۔ افسوس اور تعجب کا مقام ہے کہ مسلمان یہ سب کچھ دیکھتے ہیں اور ان **آثار اور علامات** کا مشاہدہ کرتے ہوئے ایک **داعی الی اللہ** کی آواز بھی سنتے ہیں اور اس آواز کی طرف کان لگانے کی بجائے اسے ہنسی اور ٹھٹھول میں اڑا دیتے ہیں۔ یہ سب سے بڑی بدقسمتی ہے **اسلام کی روحانی قوت** کا ظہور ہو چکا ہے اور اسی **قوت** کے ذریعہ اسلام ترقی کریگا اور مسلمانوں کے دن پھرینگے۔ مبارک ہیں وہ جو اسکی شناخت کریں اور افسوس ان پر جو اسے رد کر دیں۔ بہر حال کشمیری لکھتا ہے۔ کہ

یاد رکھیئے کہ اسلام کی روحانی طاقت ایک چٹان ہے جس سے جو قوت متصادم ہوتی ہے وہ خود پاش پاش ہو جاتی ہے یا اسمیں جذب ہو جاتی ہے۔ اسلام تمام حوادث کا مقابلہ کرتا ہوا اسی آن بان سے قائم رہتا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مسلمانوں پر ان کا کوئی دشمن اسطرح مسلط نہیں ہو گا جو ان کا استیصال کر دے۔ دوسرا ارشاد ہے کہ مسلمانوں کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم اور غالب رہیگی۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ یہ دین برابر قائم رہیگا اور ایک جماعت اسکے قائم رکھنے اور حفاظت کیلئے برابر مستعد رہیگی۔ ان احادیث اور اس قسم کے بیشمار ارشادات سے ثابت ہے کہ اسلام میں وہ روحانی قوت ہے جسکو کوئی مادی طاقت فنا نہیں کر سکتی۔ اسی وجہ سے مسلمانوں کا یہ غیر متزلزل عقیدہ رہا کہ اسلام اور اسلام کی شوکت و قوت کسی کے مٹانے سے نہیں مٹ سکتی۔ کیسے ہی مایوس کن حالات پیش آئیں مگر مسلمان ہمیشہ اس اعتقاد پر قائم رہے اور وہ کبھی مایوس نہیں ہوئے۔ اور جب کبھی سخت سے سخت حوادث پیش آئے ہیں جنکو دیکھ کر اسلام اور مسلمانوں کے فنا اور مٹ جانے کا یقین ہو جاتا تھا وہ ہمیشہ امتحان ہی سمجھتے رہے جو وہ صدیوں کے حالات کا معائنہ بتلا رہا ہے کہ جب کبھی مسلمانوں میں شریعت کی طرف سے غفلت دنیا میں انہماک اور طرفہ و تنعم کے لوازم کا غلبہ ہو گا ان کے زجر و تنبیہ کے لئے اسی قسم کے مصائب و حوادث نازل کئے گئے ہیں۔ لیکن جب ان حوادث کا زوال ہوا اسلام میں وہی تازگی پیدا ہو گئی۔ جو مریض کو صحت کے بعد ہوتی ہے ٭

الحکم کے متعلق قومی آواز

الحکم کے متعلق اکثر خطوط میرے پاس پہنچے ہیں جو اسکی پسندیدگی اور خوبیوں کے متعلق ہیں - ایک زمانہ تھا کہ میں اس قسم کے بعض خطوط کو شائع کر دیا کرتا تھا لیکن اب اپنی کمزوریوں اور کمیوں کا اتنا احساس رکھتا ہوں کہ مجھے شرم آتی ہے کہ ان خطوط کو شائع کروں یہ احباب کی قدر دانی کا ایک ثبوت ہے نہیں نہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد سعادت کی یادگار سے انکو جو ایک شغف ہے اسکا اظہار ہے -

مگر میں اسلیئے نادم ہوں کہ وہ الحکم سے جو توقعات رکھتے ہیں جس مقام پر وہ اسے دیکھنا چاہتے ہیں میں اُس سے دور ہوں - میں جانتا ہوں کہ یہ خطوط انھوں نے اس غرض سے بھی نہیں بھیجے کہ میں شائع کروں - مجھے خوش کرنیکے لیئے بھی نہیں لکھے بلکہ ان کی قلبی کیفیت کا اظہار ہے - اسلیئے میں ان تمام دوستوں سے بمنت التماس کرتا ہوں کہ وہ اپنے اس خادم سے جو توقعات رکھتے ہیں ان کا اہل ہونے کے میرے لیئے دعا کریں اور الحکم کے خریداروں کا دائرہ وسیع کرنے کی کوشش -

اسی ضمن میں میں اُن دوستوں کا بھی از حد ممنون ہوں جنھوں نے الحکم کے لیئے جدید خریداروں کا سلسلہ جاری کر دیا ہے - کچھ شک نہیں کہ وہ اپنا فرض ادا کر رہے ہیں مگر میرا شکریہ محض اسلیئے ہے کہ وہ مجھے اپنے محبوب آقا کی یادگار کو قائم رکھنے کے لیئے مدد دے رہے ہیں -

الحکم کے لیئے یہ یگانہ ناز ہے کہ اسکے خریداروں کا ایک حصہ ایسا ہے کہ وہ ہر قیمت کے ادا کرنے کو طیار ہو جاتے ہیں جو الحکم کے لیئے اُن سے طلب کی جاوے - میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہتا کہ

کریما صد رحم کن بر کسے کو ناصر دین است
بلائے اور وا گرداں گر بہ آفت شود پیدا

میں صاف صاف کہدینا چاہتا ہوں کہ الحکم کے لیئے مجھے دو سو ایسے سرپرستوں کی ضرورت ہے جو ملبلغ ۲ روپیہ سالانہ دینگے اور مجھے خدا کے فضل سے یہ یقین ہے کہ تاریخ ۱۹۲۳ء کے خیر تک یہ تعداد پوری ہو جاوے گی - اسلیئے کہ میں دیکھتا ہوں کہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ
کی توجہ الحکم کی طرف ہے -

میں ان تمام سرپرستوں کے نام اپریل کی پہلی اشاعت میں انشاء اللہ تعالیٰ شائع کروں گا - (عرفانی)

مجاہد مصر کی مدد کرو

مجاہد مصر عزیز مکرم شیخ محمود احمد صاحب نے تاریخ مالابار کا جو خلاصہ لکھا تھا جسکو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے بھی پسند فرمایا ہے اس کتاب کی کوئی دو سو کے قریب کاپیاں دفتر الحکم میں موجود ہیں ایک کاپی کی قیمت ۸ر ہے جو احباب اس کتاب کو خرید لیں گے وہ نہ صرف اپنے کتب خانہ میں سلسلہ کی تاریخ کے ایک جز کا اضافہ کرینگے بلکہ مصر میں تبلیغ سلسلہ کے کام میں معاون بھی ہوں گے - احمدی انجمنیں توجہ کریں صرف ۲۰ انجمنیں دس دس حصے لے سکتی ہیں - منیجر دفتر الحکم قادیان

ایک ہوجاؤ اور نیک ہوجاؤ

۱۹ جنوری ۱۹۲۳ء جمعہ کا خطبہ جناب مولوی شیر علی صاحب بی اے نے حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح پڑھا - مولوی شیر علی صاحب نے خطبہ نہایت ہی مختصر پڑھا مگر اسمیں جس امر اہم کی طرف جماعت کو توجہ دلائی وہ

وحدت ارادی تھی

حضرت خلیفۃ المسیح نے ۵ جنوری ۱۹۲۳ء کے خطبہ جمعہ میں اس سال کے پروگرام میں

اتحاد فی الجماعت

کی طرف توجہ دلائی تھی - اسی کی یاد دہانی حضرت مولوی صاحب نے فرمائی کہ اسلام کی خصوصیات میں سے یہ خصوصیت نہایت اہم ہے کہ وہ مسلمانوں میں وحدت پیدا کرتا ہے اور اس کی ایک شان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انھوں نے بتایا کہ نماز کے لیئے ایک قبلہ مقرر فرمایا - اور اس میں بڑا راز یہی ہے کہ تا وحدت قائم رہے - پھر نماز باجماعت کی ہدایت کی اور نماز میں امام کی اتباع کی یہانتک تاکید فرمائی کہ اگر امام نماز ارکان نماز میں کوئی غلطی بھی کرے تو با ادب سبحان اللہ کہکر اُسکو توجہ دلاؤ لیکن اگر وہ غلطی پر قائم رہے تو جسطرح وہ کسی رُکن کو ادا کرتا ہے اسی طرح ادا کرتے رہو - اس میں امام کے ادب اور اتباع کی کیا کامل تعلیم ہے -

پھر جمعہ اور عید کی نماز میں یہ وحدت اور بھی ترقی کر جاتی ہے - اور حج میں اسکا شاندار نظارہ اور بھی بڑھ جاتا ہے جبکہ کل روئے زمین کے مسلمان ایک ہی لباس میں اپنے خدا کے حضور حاضر ہوتے ہیں - غرض وحدت کی بڑی ضرورت ہے -

اسی سلسلہ میں مولوی صاحب نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف تعلیم دی بلکہ اپنے عمل سے بتایا کہ آپ سفر میں بھی امیر مقرر کر دیا کرتے تھے - اور یہ وحدت کو قائم رکھنے کے لیئے ضروری تھا - خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں اس وحدت کی روح کو زندہ رکھنے کے لیئے ایک امام ہم میں نازل کیا ہے - پس ہمکو چاہیئے کہ اس کے ساتھ اپنے تعلقات کو مضبوط کریں اور جماعت میں وحدت اور اتحاد کو ترقی دیں

سرپرستان الحکم یاد رکھیں

آپ کے خادم قدیم نے اپنے اصل کام کو شروع کر دیا ہے اخبار کی بقا آپ کی توجہ چاہتی ہے - بقایا اور پیشگی قیمت کی وصولی کا سلسلہ جاری کر دیا ہے - وی پی وصول کریں جداگانہ اطلاع نہ بھیجی جاسکے گی - عرفانی

آئینہ دینداری (جو چہل حدیث کا ترجمہ ہے) پنجابی زبان میں نہایت ہی عمدہ کتاب ہے - احباب منشی جھنڈا خاں صاحب مدرس بیٹے نالی ضلع گوجرانوالہ سے طلب کریں - قیمت صرف چار آنہ -

دارالامان کا ہفتہ

(۱) موسم بدستور ابر آلود ہے اور ترشح بھی ہو رہا ہے جس سے سردی بڑھ گئی ہے نزلہ اور بخار کی عام شکایت ہے مدرسہ تعلیم الاسلام کے بورڈنگ میں بھی بعض طلبہ بیمار ہیں - خدا کا شکر ہے کہ اسوقت تک حالات ہر طرح تسلی بخش ہیں - اللہ تعالیٰ اپنا فضل اور رحم کرے -

(۲) حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی علالت بدستور ہے مگر اب طبیعت صحت کی طرف جا رہی ہے - جناب افسر ڈاک نے نہایت عمدہ انتظام کیا ہے کہ ہر روز آپ کی صحت کے کوائف احباب کو بھیجدیتے ہیں - اور یہاں بھی وہ پرچہ اخبارات کے دفتر میں بھیجا جاتا ہے -

۱۹ کی صبحکو جو پرچہ شائع ہوا اس سے معلوم ہوا کہ بخار ٹوٹ گیا ہے اور صبحکو ٹمپریچر ۹۷ تھا رات کو نیند اچھی طرح آئی کھانسی بھی نہیں ہوئی - درد کی بھی شکایت نہیں - طبیعت اچھی ہے - لیکن ضعف ہے - احباب التزاماً اپنے آقا و محسن کے لیئے دعا کرتے رہیں -

(۳) حضرت اُمّ المؤمنین کی طبیعت بھی ناساز رہی ہے - ان کی صحت کے لیئے بھی دعا کی جاوے - صاحبزادہ منور احمد صاحب بھی علیل ہیں ان کی صحت عاجل و کامل کے لیئے بھی دعا کی جاوے -

(۴) حضرت نواب صاحب قبلہ آج کل قادیان ہی میں مقیم ہیں اور خدا کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں +

آج صبحکو مکرمی ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت کے متعلق دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ بخار اب بالکل نہیں ہے - کھانسی کی بھی وہ شکایت نہیں - مغرب اور عشاء کے درمیان کھانسی اُٹھی - ضعف ہے - صاحبزادہ منور احمد صاحب کو گزشتہ رات پھر بخار ہو گیا مگر آج صبح کو نہیں ہے - احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کامل اور عاجل شفا عطا فرماوے - آمین

ضروری اطلاعیں

۱- حصہ داران احمدیہ سٹور نوٹ کر لیں کہ وہ آئیندہ تمام خط و کتابت مینجنگ ڈائرکٹر احمدیہ کے سٹور کے پتہ پر بحیثیت عہدہ کریں میرا نام لکھنے کی ضرورت نہیں ہے + اور سٹور کے متعلق معاملات میں الحکم کے متعلق کوئی بات نہ لکھیں -

۲- دفتر الحکم کے متعلق جملہ خط و کتابت میرے نام سے کیجاوے یا صرف دفتر الحکم قادیان لکھدینا بھی کافی ہے -

۳- اخبار کی پیشگی یا بقایا قیمت کی وصولی کے لیئے الحکم کا کوئی پرانا پرچہ وی پی کیا جاتا ہے تازہ اور نیا پرچہ وی پی نہیں کیا جاتا وی پی کی واپسی جب کہ پیشگی قیمت کے لیئے کیا گیا ہو اخبار کی خریداری سے انکار پر محمول نہ ہوگی بلکہ اسکے لیئے کارڈ لکھدینا ضروری ہوگا -

وی پی کے انکاری آنے کی صورت میں وی پی کا خرچہ خریدار کے ذمہ ڈالا جائے گا -

خاکسار یعقوب علی عرفانی -

زندگی کے خواہاں موت کے پنجہ سے نجات پا رہے ہیں

خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قریباً ۴۰ برس پیشتر ایک موعود لڑکے کی بشارت دی تھی اور یہ رحمت اور برکت کا ایک نشان تھا جو اپنے وقت پر ظاہر ہوا مگر بعض نے اسے دیکھا اور منہ پھیر لیا اور اس نعمت اور فضل سے محروم ہو گئے جو اسکی آمد (بعثت وظہور) سے وابستہ تھا۔ اس موعود کی صفات میں یہ بھی فرمایا گیا تھا کہ

وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے **مسیحی نفس** اور **روح الحق کی برکت** سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔

اور اس نشان کے متعلق کہا گیا تھا کہ "تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں" دوسرے الفاظ میں اس **موعود** کی بعثت گناہ و غفلت کی موت سے مرنے والوں کے لئے **حیات ابدی** کا موجب ہو گی اور وہ جو صداقت وحق کی تکذیب کر کے روحانی طور پر مر چکے ہیں اسکے مسیحی نفس سے پھر زندہ ہو نگے اور اس جہالت کی موت پر فتح حاصل کریں گے۔

خدا تعالیٰ کے یہ وعدے نہایت **عظیم الشان** ہیں ان کے اندر ایک **شوکت** اور **جلالی** ربی کی **شان** جلوہ گر ہے مگر ہم اس قسم کے بہت سے نشانوں کو دیکھتے ہیں اور گزر جاتے ہیں۔ **صحابہ** کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا معمول تھا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کو پورے ہوتا دیکھ کر خدا تعالیٰ کی تجید اور **تحمید** سے سرشار ہو جاتے اور خود اپنے ہاتھ سے ان کو پورا کرتے اور ہوتے دیکھ کر مسرور ہوتے۔ کون ہے جو اس واقعہ سے بے خبر ہے کہ کس طرح حضرت **عمر فاروق** رضی اللہ عنہ نے ایک **صحابی** کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن پہنا کر **ایمانی ذوق** حاصل کیا۔

اسی طرح جب ہم خدا تعالیٰ کے تازہ بتازہ **نشانات** کو دیکھتے ہیں تو **ایمان** اور **معرفت** کی ایک **رو** اندر چلنے لگتی ہے مگر بعض اوقات **کثرت** سے جب نشان ظاہر ہوتے ہیں تو ہم بے پروائی کر جاتے ہیں یہ ایک **غفلت** ہے جسکو دور کرنا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک ایک شخص کو جو یہاں **آتا** خدا کا ایک **نشان** اور آیۃ قرار دیتے اور نفس الامر میں وہ **نشان** ہے پھر کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ ہم کسی واقعہ کو جو بظاہر ایک **معمولی رنگ** کا ہو لیکن خدا تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک **نشان** ہو سرسری رنگ میں لیں اگر ہم ایسا کریں (خدا نہ کرے کہ ہم ایسا کریں) تو یہ **آیات اللہ** کی **عظمت** کے خلاف ہے۔

حضرت **خلیفۃ المسیح** کے ہاتھ پر اکثر ایسے واقعات کا ظہور ہوتا ہے جو نشانوں کے **رنگ** اور پہلو رکھتے ہیں مگر ہم یونہی گزر جاتے ہیں۔ دیکھو اس **موعود** کے لئے کہا گیا ہے کہ تا وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ یہ وہ قبر ہے جو غفلت اور گناہ آلود زندگی کی قبر ہے جو راستبازوں اور صادقوں کی تکذیب کر کے انسان اپنے لئے طیار کر لیتا ہے۔ پس جو لوگ ایک عرصہ دراز تک اپنی زندگی اس شغل میں صرف کر چکے ہوں کہ انھوں نے خدا کے **برگزیدہ** مامور و مرسل کی تکذیب کی ہو۔ اور ہنسی اور ٹھٹھے میں اسے اڑایا ہو۔ اگر آج وہ حضرت **خلیفۃ المسیح** کے ہاتھ پر اس گناہ آلود زندگی کی قبر سے نکل آویں تو کیا یہ

اسکے مسیحی نفس ہونیکا ثبوت نہیں؟

میں عنقریب اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو پھر ایک مبسوط مضمون لکھوں گا۔ اسوقت مجھے ایک واقعہ نے تحریک کی کہ جماعت کے **ایمان** اور **معرفت** کو بڑھانے کے لئے اس پیشگوئی کی طرف توجہ دلاؤں۔

خدا تعالیٰ پر ایمان - لذیذ ایمان اور گناہ سوز ایمان محض آیات اللہ کی تلاوت سے پیدا ہوتا ہے اور یہی راز اور سر ہے کہ **انبیاء** علیہم السلام کے ذریعہ جو ایمان پیدا ہوتا ہے وہ ایک حیرت انگیز تبدیلی کر دینے والا ہوتا ہے۔ اسلئے ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے ظاہر کردہ **آیات نشانات** کا ہمیشہ مطالعہ کرتے رہیں کیونکہ جس جس قدر وہ مطالعہ کرینگے اسی قدر **معرفت** وسیع ہو گی اور وہی **معرفت** انکی زندگیوں میں وہ **انقلاب** پیدا کریگی جس سے **فرشتے** آکر انسے **مصافحہ کریں گے** اور یہ امر **امام** کے ساتھ تعلق اور **محبت** بڑھانے سے پیدا ہوتا ہے۔ **امام** کے ساتھ تعلق اور **محبت** اسکے **اثرات** اور **کاموں** کے ساتھ دلچسپی پیدا کرنے سے ہوتی ہے۔

پس میری غرض ان واقعات کی **تذکیر** سے یہی ہے کہ جماعت اس **حقیقت** کو پالے جو **اعتصام بحبل اللہ** کے اندر رکھی گئی ہے اور

حبل اللہ سے مراد امام بھی ہے۔

بات لذیذ تر بود دراز تر گفتم کا مصداق ہو گئی۔ وہ نشان جسکی طرف میں نے توجہ دلانے کو یہ سطریں لکھی ہیں ایک **نوّے سالہ عمر** کے **ایک شخص کی بیعت** ہے جسکی عمر کا بہت حصہ خدا کے مسیح و مرسل کی تکذیب میں گزرا اور وہ ہمیشہ یہی سمجھتا رہا کہ یہ سلسلہ

اگر ماند شبے ماند شبے دیگر نمے ماند

کا مصداق ہے لیکن **سلسلہ عالیہ** کی **خارق عادت تائید** اور **نصرت** نے اس **نوّے سالہ** مردہ کو زندہ کر دیا۔ اور وہ شخص جو تکذیب واستہزا کی **قبر** میں دبا پڑا تھا اس **آسمانی صور** کی صدا سے جو **کلمۃ اللہ** کے ذریعہ پھونکا گیا ہے باہر نکل آیا اور حضرت **خلیفۃ المسیح** کے ہاتھ پر

بیعت توبہ کر کے زندہ ہو گیا۔

اس شخص کی بیعت اسکے لئے تو ایک **رحمت** اور **فضل** ہے ہی مگر ہمارے لئے بھی ایک **سبق** ہے کچھ عرصہ گزرتا ہے حضرت **خلیفۃ المسیح** نے **تبلیغ** کے متعلق ہدایات دیتے ہوئے ایک **خطبہ جمعہ** میں اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی کہ بعض لوگ کسی شخص کو تبلیغ کر کے بھی جب دیکھتے ہیں کہ وہ **تکذیب** اور **مخالفت** سے باز نہیں آتا تو اس سے مایوس ہو جاتے ہیں یہ غلطی ہے۔ اس اصل پر آپنے بڑی تقریر کی۔ یہ واقعہ اس کے بعد ظاہر ہوا ہے کہ ایک شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے دن سے گویا مخالفت کرتا رہا اور آپ کی زندگی بھر اور آپ کے **خلیفۂ اول** کی زندگی بھر اور اس **خلافت ثانیہ** کے آٹھ سال تک اسی مقام پر کھڑا رہا۔ آخر خدا تعالیٰ کی تائیدوں اور نصرتوں کو دیکھ کر سلسلہ کی **صداقت کے قبول کرنے** پر بے اختیار ہو جاتا ہے۔ تو پھر ہمیں کسی سے مایوس ہونے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ یہ واقعہ ہمارے لئے معمولی واقعہ نہیں بلکہ ہمیں اپنے سلسلہ **تبلیغ** میں **آن تھک کوشش** اور سعی کی تحریک ہے آخری وقت تک بھی ہمیں کسی سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ مجھے امید ہے کہ اس واقعہ سے فائدہ اٹھایا جائیگا اور سرسری نظر سے نہیں دیکھا جائے گا۔

میں اب اس شخص کے اصل خط کو صرف اس لئے درج کرتا ہوں کہ خود اسکے الفاظ اگرچہ نہایت سادگی سے معمولی طور پر لکھے گئے ہیں مگر اپنے اندر اپنی گزشتہ زندگی پر ایک افسوس اور **حقیقی توبہ** کے جذبہ کے **صحیح اثر** کو ظاہر کرتے ہیں۔ میں اپنے بھائیوں سے التماس کرتا ہوں کہ وہ **اس بزرگ** کیلئے بہت دعا کریں۔ یہ تبدیلی ہے جو **ابدال اللہ** میں ہوتی ہے لوگوں نے

ابدال

کے متعلق ایسے **خیالات** بنا رکھے ہیں کہ نعوذ باللہ انکی مثال **غول بیابانی** کی کہانیوں میں پائی جاتی ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ جب انسان خدا کے لئے اپنی زندگی میں ایک **خارق عادت تبدیلی** پیدا کرتا ہے اور وہ **گناہ** اور **غفلت** کی زندگی چھوڑ کر **خدا تعالیٰ** میں ہو کر ایک نئی زندگی پاتے ہیں تو وہ

ابدال کہلاتے ہیں

اسی طرح پر یہ شخص میرے ذوق کے موافق ایک **ابدال** ہے جو سالہائے دراز کی مخالفت میں زندگی بسر کر کے **حق و صداقت** کے دروازہ سے داخل ہوتا ہے بہرحال اسکا خط یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت جناب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خاکسار کی عمر نوّے سال کے قریب ہے۔ اس بدنصیب نے بہت عرصہ سلسلہ حقہ احمدیہ کے بانی خدا کے مرسل مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کی۔ اور سمجھتا رہا کہ چند دنوں یا سالوں میں یہ سلسلہ نابود ہو جاوے گا مگر عرصہ کے مشاہدہ اور ہر رنگ کی کامیابی سلسلہ احمدیہ اور تائید حق نے ثابت کر دیا ہے کہ واقعی مسیح موعود علیہ السلام خدا کے برگزیدہ رسول ہیں۔ آج میں آپ کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں کہ جن میں میں مبتلا تھا۔ **استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ** حضور مہربانی فرما کر خاکسار کی بیعت قبول فرما کر دعا فرماویں کہ اس عاجز کے پچھلے تمام گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرما کر خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین ثم آمین والسلام۔

عریضہ خاکسار دعا گو قوم درزی از سنگوٹے ڈاکخانہ چنڈوکے تحصیل نارووال +

حضرت حافظ معین الدین رضی اللہ عنہ

نمبر ۲

مالی قربانی حضرت حافظ معین الدین رضی اللہ عنہ کی طبیعت میں اس امر کا بھی بڑا جوش تھا کہ وہ سلسلہ کی **خدمت** کیلئے قربانی کریں خود اپنی حالت یہ تھی کہ نہایت عسر سے گزارہ کرتے تھے بوجہ معذور ہونیکے کوئی کام بھی نہ کر سکتے تھے حضرت اقدس کا ایک خادم **قدیم** سمجھکر بعض لوگ محبت اور اخلاص کے ساتھ کچھ سلوک ان سے کرتے تھے لیکن حافظ صاحب کا ہمیشہ یہ اصول تھا کہ وہ اس روپیہ کو جو اسطرح پر ملتا کبھی اپنی ذاتی ضرورت پر خرچ نہ کرتے بلکہ اسکو سلسلہ کی خدمت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور پیش کر دیتے۔ اور کبھی کوئی تحریک سلسلہ کی ایسی نہ ہوتی جنمیں وہ شریک نہ ہوتے خواہ ایک پیسہ ہی دیں حافظ صاحب کی ذاتی ضروریات کو دیکھتے ہوئے ان کی یہ **قربانی** معمولی قربانی نہ ہوتی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بارہا حافظ صاحب کی اس قسم کی **خدمات** کا ذکر فرمایا ہے۔

یہی نہیں بلکہ وہ خود بھوکے رہ کر بھی خدمت کیا کرتے۔

تعمیل ارشاد کا جوش متواتر فاقہ کشیوں کی وجہ سے انکو قبض رہنے کی ایک شکایت پیدا ہو گئی تھی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انکو دودھ پینے کی ہدایت فرمائی تھی اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام حافظ صاحب کو دودھ کے لئے کچھ نقد دیا کرتے تھے حافظ صاحب نے خود مجھ سے ذکر کیا کہ حضرت صاحب کو میرا بہت خیال رہتا ہے اور یہ واقعہ بتایا کہ جب میں نے قبض کی بیحد شکایت کی اور آپ نے دودھ تجویز فرمایا تو خود ہی کہا کہ حافظ ایک سیر دودھ روز پیا کر۔ حافظ صاحب کہتے تھے کہ میں نے عرض کیا کہ بہت اچھا مگر میں سوچتا تھا کہ اس حکم کی تعمیل کس طرح کروں کہ حضرت نے خود ہی فرمایا کہ حافظ صاحب پیسے مجھ سے لیا کرو اور کچھ نقد بھی مجھکو دیدیا اور ہمیشہ دیتے رہے چنانچہ حافظ صاحب جب تک بین قادیان میں تھا اس کا برابر التزام رکھتے اور خدا تعالیٰ سامان کر دیتا تھا یہ دودھ وہ صرف اسلئے پیتے تھے کہ حضرت صاحب نے حکم دیا تھا کہ ہر روز ایک سیر پیا کر مجھ سے انھوں نے بارہا کہا کہ اگر حضرت صاحب حکم نہ دیتے تو میں نہ پیتا اور حضرت صاحب سے جو کچھ سنتے اُسپر عمل کرنے کا جوش اُن میں بہت پایا جاتا تھا۔

دوسروں کے لئے ایثار اور قربانی جہاں حافظ صاحب اُن **حقوق** کا جو حقوق اللہ کہلاتے ہیں بہت بڑا خیال رکھتے اور تقرب الٰہی کے لئے نمازوں کی پابندی اور روزوں کا التزام اور نوافل اور **تہجد** کا خاص اہتمام کرتے تھے اور سلسلہ کی خدمت کے لئے جو کچھ انکو میسر آتا تھا وہ دیدینے میں کبھی تامل نہ کرتے تھے وہاں یہ ان کا ایک خاص **شیوہ** تھا کہ وہ اپنے بھائیوں کی مدد کے لئے بھی ہر وقت آمادہ رہتے تھے اور یہ جوش ان میں اسقدر بڑھا ہوا تھا کہ بعض اوقات وہ خود فاقہ کرتے اور اپنی روٹی دوسروں کو دیدیتے تھے کہ دوسروں کو پتا بھی نہیں لگتا تھا ان کے اس **نیک عمل** کی ایک **مثال** ایک مخلص دوست نے محض **اظہار شکر گزاری** کے لئے خود ظاہر کر دی ہے اور میں ضروری سمجھتا ہوں کہ ایسے سلسلہ میں **الفضل** میں سے لیکر درج کر دوں۔ اس عملی مثال سے معلوم ہو گا کہ حافظ معین الدین کن خوبیوں کا مجموعہ تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک صحبت اور تربیت نے اس مس خام کو کندن بنا دیا تھا اور اس مشت خاک کو اکسیر کی صورت میں تبدیل کر دیا تھا۔

وہ فرشتہ آیا حضرت حافظ معین الدین صاحب مرحوم قادیانی کی زندگی کا ایک ورق ہر روز میرے پیش نظر رہتا ہے اور میں اس ذکر کیلئے رطب اللسان رہتا ہوں چونکہ اس سے صرف میں ہی واقف ہوں اسلئے دوستوں کو سنا کر فرض تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں۔

ایام قیام دار الضعفاء قادیان میں ایک دن میرا ہاتھ خالی تھا کہ ایک ارائیں موضع ننگل (متصل قادیان) سے گاجریں بیچنے آیا۔ اور آواز دی میرے بچے نکلے اور کہا گاجریں لے دو۔ میں نے کہا جب اچھی گاجریں آوینگی تو لیں گے۔ گاجر فروش بولا کہ میری گاجریں میٹھی ہیں کھا کر دیکھ لو اور دو گاجریں بچوں کے ہاتھ میں دیدیں انھوں نے کہا کہ اباجی گاجریں میٹھی ہیں لے دو۔ میں نے توکلاً علی اللہ دو پیسہ کی گاجریں لے دیں۔ بچوں نے کھا کر اور مطالبہ کیا میں نے سوچا کہ جہاں سے دو پیسے دیئے جاوینگے وہیں سے دو اور بھی دیدوں گا اسلئے اور دو پیسہ کی گاجریں لے دیں۔ بچے لے کر گھر کو پہونچے تو انکی والدہ نے کہلا بھیجا کہ گاجریں شیریں ہیں اور بھیجدو اور یہ اسقدر ضرورت سمجھ کر لی گئیں مگر پیسہ کوئی پاس نہ تھا اسی اثنا میں ایک غریب نومسلم نے کہا کہ مجھے بھی دو پیسہ کی گاجریں لے دو مگر پیسہ میرے پاس نہیں ہے اسکو بھی دو پیسہ کی گاجریں لے دیں اور قیمت اپنے ذمہ ڈال لی جب بائع نے قیمت طلب کی تو میں نے اُس سے کہا کہ تم قادیان گاجریں فروخت کر لو واپسی پر ہم پیسے دیدیں گے اُس نے نہایت اضطراب سے کہا کہ میں نے قادیان سے اشیاء خریدنی ہیں مجھے ابھی ادا کر دو اسپر مجھے بہت فکر ہوا اور اپنا ایک بچہ ایک معمار کے پاس بھیجا جو کہ دار الضعفاء کی مسجد پر کام کرتا تھا کہ دو آنے نقد دیدو ہم روپیہ تڑا کر تم کو کل دیدینگے میاں نبی بخش معمار سیالکوٹی نے بلا تامل ۲ر حوالہ کئے اور گاجر فروش لیکر چلا گیا۔

بچوں نے سارا دن انہیں گاجروں پر بسر کیا جب وہ روٹی مانگتے میں انکے پیٹ کا حال پوچھتا وہ کہتے کسی قدر درد ہے میں اسپر کہدیتا کہ جب تک پیٹ صاف نہ ہولے کھانا مناسب نہیں یہانتک کہ شام کو بھی انکو یہی جواب دیکر سلا دیا گیا اور خود بھی نماز عشاء پڑھکے چارپائی پر لیٹ گیا بیوی بھی خاموش ہو کر پڑ رہی۔ اتنے میں دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز آئی میں نے بیوی سے کہا لو وہ **فرشتہ آیا** جس کا مطلب یہ تھا کہ اب تمہارے لئے خدا نے کچھ کھانے کا سامان بھیجا ہے۔

دروازہ کھولنے پر معلوم ہوا کہ حافظ معین الدین صاحب تشریف لا رہے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ اسوقت کیوں تکلیف فرمائی۔ فرمایا کہ میں نماز عشاء پڑھکر سونے لگا تھا کہ یکایک میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ فلاں کا حال پوچھنا چاہیئے اسلئے آیا ہوں۔ میں نے انکو بعزت و احترام گھر میں لا کر بٹھایا۔ آپ نے فرمایا میرے پاس کچھ روٹی آئی تھی میں نے کہا کہ میرے پاس رکھی ہوئی صبح تک خراب ہو جائیگی اسلئے تمہارے پاس لایا ہوں تمہارے بچے کھا لیں گے میں نے کہا کہ بچے تو آرام سے پڑ کر سو رہے ہیں آپ نے اسوقت بڑی تکلیف اٹھائی تو فرمایا اچھا آپ کے مرغ کھا لیں گے میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ یہ خدا کا بھیجا ہوا رزق آیا ہے اس سے انکار نہیں کرنا چاہیئے حافظ صاحب نے آٹھ روٹیاں عنایت کیں اسکے بعد ایک روپیہ نکالکر آپ نے میری طرف کیا اور کہا کہ یہ پیسے بھی لے لو۔ میں نے بہت زور سے منع کیا کہ آپ نابینا ہیں ہمکو آپ کی خدمت کرنی چاہئے اس سے معاف فرمایا جاوے تو آپ نے اُسی قدر اصرار سے کہا کہ منظور کر لو انکار نہ کرنا چاہئیں میں نے اسکو بھی خدا کی امداد سمجھ کر رکھ لیا اور آیندہ کے لئے حافظ صاحب کو روکا کہ اسطرح نہ کیا کریں۔

آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جو مجھ سے کراتا ہے وہ کرتا ہوں۔ آپ کیوں منع کرتے ہیں۔ میرا سب کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے واسطے ہے میں صبحکو وہ روپیہ تڑا کر میاں نبی بخش صاحب معمار کے ۲ر بھیجدیئے مگر انھوں نے لینے سے انکار کیا۔ میں نے دوبارہ بھیجے پھر بھی انکار کیا سہ بارہ خود لیکر گیا انھوں نے ہاتھ میں لے کر پھر واپس کر دیئے اور کہا کہ میں نے اس نیت سے نہیں دیئے تھے۔

غرض حافظ صاحب کی اس ہمت نے مجھے بڑا سبق دیا کہ ہمدردی اسے کہتے ہیں کہ سوتے ہوئے اُٹھ کر بحالت نابینائی میرے گھر تک پہنچ گئے۔

اگرچہ دار الامان کے اس مہاجر نے اپنا نام نہیں دیا مگر میں اسکو پردہ میں رہنے دینا اسلئے پسند نہیں کرتا کہ ایک مرحوم اور مخلص بھائی کی عملی ہمدردی کا نمونہ زیادہ قوی اور قابل قدر ہو جائے اور جس مہاجر نے **احسان شناسی** کی اس **عملی مثال** کو قائم کیا ہے اور اپنے **صبر** اور **قناعت** کا ایک نمونہ دکھایا ہے اُس سے بھی احباب واقف و آگاہ ہو جائیں۔

یہ مہاجر میرے بہت پرانے دوست **میر مہدی حسین صاحب** موجد ہیں۔ خدا کے فضل سے وہ زندہ موجود ہیں۔ انھوں نے اپنے اس ذاتی واقعہ سے (جو فی الحقیقت حافظ معین الدین صاحب کی زندگی کا ایک ورق ہے بہت سے لوگوں کو مرحوم کے ساتھ ایک محبت پیدا کرنے کا موقعہ دیدیا ہے اور دوسرے لوگ بھی جو حافظ معین الدین صاحب کی زندگی کے کسی عملی واقعہ اور حالات سے واقف ہوں اور ان واقعات کا اظہار کریں تو یہ ایک قابل قدر خدمت سلسلہ کی ہوگی۔

حافظ معین الدین مرحوم کی زندگی میں ایسے واقعات ملتے ہیں جو نہایت حیرت انگیز ہیں۔ انکی یہ **قربانی** اور **ایثار** بنی نوع انسان تک ہی محدود نہ تھی بلکہ وہ جانوروں تک بھی اسکو وسیع کرتے تھے۔ جس مکان میں حضرت صاحبزادہ **مرزا بشیر احمد** صاحب رہتے ہیں پہلے یہ نہایت خستہ حالت میں ایک کھنڈر سا پڑا ہوا تھا۔ اسکے ایک حصہ میں ایک مرتبہ ایک کتیا نے بچے دیئے ہوئے تھے اور بارش کے ایام تھے میں نے ایک دن دیکھا کہ حافظ صاحب گرتے پڑتے نہایت تکلیف سے ادھر کو جا رہے ہیں میں نے پوچھا حافظ صاحب کدھر جا رہے ہو۔ تو جواب میں اپنی عادت کے موافق پہلے پوچھا کون؟ شیخ صاحب ہیں۔ پھر السلام علیکم کے بعد کہا کہ بھائی ایک کتی نے بچے دیئے ہوئے ہیں میرے پاس روٹی پڑی ہوئی تھی میں نے کہا جھڑی کے دن ہیں اسکو ہی ڈال دوں۔ مجھکو شرم دلانیکے لئے یہ الفاظ کافی سے زیادہ اثر رکھتے تھے۔ نابینا آدمی ہے۔ راستہ خراب ہے۔ کیچڑ ہے۔ بچوں والی کتی ہے بچوں کی حفاظت کے جذبہ سے دیوانہ سی ہوتی ہے مگر یہ مرد خدا اسکے بچوں کی بھلائی کے جذبہ سے متحرک ہو کر اپنی روٹی اسکو دینے کیلئے جا رہا ہے۔ ہم میں کسقدر ہیں جو اپنے بھوکے بھائی کا بھی خیال رکھتے ہیں؟ یہ جذبہ یہ حس حافظ صاحب میں کہاں سے آئی یہ ایک سوال ہے جسکا جواب میں آگے چلکر دوں گا۔ وباللہ التوفیق۔ باقی آیندہ

مجاہد مصر کا سفر نامہ

نمبر چہارم

۷ جنوری اور ۱۴ جنوری ۱۹۳۳ء میں جو حصہ شایع ہوا ہے۔ وہ اس نمبر کے بعد کا ہے۔ یہ غلطی سے دیا گیا تھا۔ اس لئے اب اس کو درج کر رہا جاتا ہے (ایڈیٹر)

(گذشتہ سے پیوستہ)

یہ جہاز جس میں میں سفر کر رہا ہوں۔ اٹلی والوں کا ہے۔ مال کا جہاز ہے۔ رفتار ۱۰ - ۹ میل فی گھنٹہ ہے۔ مگر جہاز صاف ہے۔ اس میں بھیڑ نہیں ہے۔ مسافر تھوڑے ہی ہیں۔ جن میں سے میں مصر جا رہا تھا۔ کچھ سندو عدان جا رہے تھے۔ باقی کے سندو ماشا - جبرالٹر - جینوا اور جرمن جا رہے تھے۔

مجھ کو سندوں کی حالت پر رشک آیا۔ وہ کس طرح سے اپنے ملکوں سے باہر جا رہے ہیں۔ اور ساری دنیا کو انہوں نے اپنا وطن بنا لیا ہے۔ مگر مسلمان تو قطعاً اپنے گھر سے باہر قدم رکھنا اپنے لئے معیب اور بڑا مشکل جانتے ہیں۔

سندو مسافر روز نئے نئے کھانے تیار کرتے۔ اور پھر ایک دوسرے کو بطور تحفے کے بھیجے۔ انہوں نے جہاز میں بلحاظ کھانوں کے ہندوستان ہی بنایا ہوا تھا۔ ان کی ہمت قابل داد ہے۔ انہوں نے اپنے ساتھ آٹا - نمک - مرچ - دال - گھی - گوشت سب کچھ رکھا ہوا تھا۔ کوئلوں کی بوری ایک انگیٹھی - لمبے سفر والے احباب۔ ان کے اس طریق سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اس کھانے پکانے میں وقت بھی اچھا گذر جاتا ہے۔

ان سندوؤں میں سے دو یا ہوٹل فرم کے ملازم تھے اور بعض اور قوموں کے۔ اس سے سندھیوں کی قوم پروری کا پتہ ملتا ہے کہ کس قدر بعید ملکوں میں انہوں نے اپنی تجارتیں کھولیں۔ مگر کام کرنے والے اپنے ہی ملک کے آدمی منگوائے ہیں وہ لگائے ہیں لیکن بہ امر افسوس سے دیکھا جائیگا۔ کہ مسلمان کی تو نہ اس قسم کی کوئی فرم ہے۔ اور نہ انکو قوم پروری کا شوق ہے بلکہ جب دیکھا تو نفس پروری کا ہی شوق پایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

پھر جہاز کے ملازمین کو دیکھا۔ جو کہ سارے اٹالین تھے۔ ان کی تقسیم چار طرح پر تھی۔ ایک وہ جو انجن ڈرائیور کے ماتحت تھے۔ کوئلہ ڈالنے کے کام یا اس کو صاف رکھنے کا کام کرتے۔ دوسرے جو جہاز کی عام صفائی کرنے کے ذمہ وار۔ تیسرے وہ جو جہاز کے کپتان کے احکام کی تعمیل کرنے پر مقرر تھے۔ چوتھے سفرتی نشی۔ افسر پانی۔ یا دوکان کے منیجر - یا باورچی خانے کے ملازم۔

میں نے ان سب کو دیکھا۔ کہ وہ وقت کے از حد پابند تھے اپنے افسر کے حکم کی پوری پابندی کرتے تھے۔ جو جہاز کی صفائی کے ذمہ وار تھے۔ ان میں سے جب کسی کو ان کا افسر کہتا کہ فلاں جگہ سے صاف کرنی ہے۔ بغیر کسی قسم کے سوچ بچار کے فوراً اس میں گھس جانا۔ گویا کہ وہ عشق سے۔ اور خوق سے کر رہا ہے۔ میں نے ان نظاروں کو غور سے دیکھا۔ لیکن ہمارے ملک میں یہ بری رسم ہے۔ کہ ملازم کہہ دیتا ہے۔ کہ جی یہ میرا کام نہیں۔ میں نے ان میں سے کسی کو نہیں دیکھا۔ کہ وہ یہ کہے۔ کہ یہ میرا کام نہیں۔

پھر میں نے دیکھا۔ کہ وہ اپنے افسروں کا حد سے زیادہ ادب کرتے تھے۔ لیکن ہمارے ملک میں یہ مرض بھی پائی جاتی ہے کہ ملازم آقا کے سامنے گفتگو کرنے لگ جاتا ہے۔ جیسے اس کا ایک دوست ہے۔ اٹالین ملازم کام کرنے کے وقت پھٹے پرانے کپڑے پہن لیتے۔ اور کام سے فارغ ہو کر جھٹ صاحب بہادر بن جاتے۔

ان میں ایک جہاز کا ملازم جس نے اپنے انور بے خیین کی موچھیں رکھی ہوئی ہیں۔ وہ ڈیوٹی سے آکر حجامت کا کام کرتا اور پیسے لیتا۔ کسی کپڑے دھو دیتا۔ اور اس نے مختصر سی دوکان بھی اپنے ٹرنکوں کے اندر رکھی ہوئی ہے جس میں چیزیں مسافروں کے پاس فروخت کرتا۔ اس نے مجھے بتلایا کہ وہ ہزار ۱۲ سو فرانک اس طرح ڈیلی سے بمبئی تک اور بمبئی سے اٹلی تک میں کما لیتا ہے اس کی محنت بہت قابل تعریف تھی۔ وہ میرے کپڑے بھی جہاز پر دھوتا۔ اور کبھی اس نے شرم نہیں کی۔ لیکن ساتھ اس کے ساتھیوں میں یہ بات دیکھی۔ کہ انہوں نے اس کو نہیں کہا۔ کہ تم کیا کرتے ہو بلکہ اس سے دریافت کرتے۔ کہ آج کچھ کمایا یا کچھ آج بکا مجھے یاد ہے۔ کہ ہم نے ایک شخص کو جس پر فاقوں تک نوبت پہونچ گئی مکرم معظم شیخ اسمٰعیل صاحب سرساوی کی سفارش پر نوکر رکھنا چاہا۔ تو میں نے اس کو کہا۔ کہ دیکھو گھر کی چیز سودا وغیرہ لانا ہوگا۔ دفتر صاف رکھنا ہوگا۔ رات کو تم پہرہ دے لیا کرو۔ اس سے تم کو ۵ روپیہ مل جایا کرینگے۔ کہنے لگا کہ سودا میں لاؤنگا مگر اپلے وغیرہ جلانے کی چیزیں نہیں لاؤں گا۔ لوگ دیکھیں گے تو کیا کہیں گے۔ پہرہ میں نہیں دے سکتا۔ میرے لئے دھبہ ہے۔ تو اس قسم کے لوگ ہمارے ملک میں پائے جاتے ہیں جو حلال اور جائز کے کام کو حرام خیال کرتے ہیں۔ یہ بات بہت سی ترقیوں کے راستے میں روک ہے۔ سمندر کی ہوا سرد ہے۔ کہیں خشکی یا پہاڑ نظر نہیں آتا۔ ہاں کسی کسی جگہ سفید رنگ کی بطیں پانی پر اڑتی ہوئی اور نظر آتیں۔ اور پھر پانی کی لہر کے اوپر بیٹھ کر میلوں بہتی چلی جاتیں۔ وہ جہاز کے ساتھ ساتھ کلیلیں کرتی ہیں۔ ۳ مارچ ۱۹۳۲ء کو رات کو سمندر تیز ہو گئیں۔ ہوا بھی تیز تھی۔ بڑا کمبل لینے کی ضرورت پڑی۔ جہاز میں اندر تک پانی آجاتا۔ اور قریباً سارا ہی تختہ دھل جاتا۔

طبیعت ذرا گراں رہی۔ سوکھی روٹی اچار سے کھا کر دن روٹ گذار دیا۔

۳ مارچ سورج کو پانی میں سے نکلتے ہوئے دیکھا۔ نظارہ بڑا خوش کن تھا۔ یوں معلوم ہو کہ نہا کر نکلا ہے۔ میری توجہ پانی کی طرف چلی گئی۔ اور میں نے خیال کیا کہ اس نے اپنے فضل سے اس سمندر کو روک رکھا ہے۔ ورنہ وہ اس کو اگر حکم دے تو آن واحد میں دنیا تباہ ہو جائے۔ سمندر کو دیکھ کر بڑا لطف آیا۔ اوپر آسمان ایک نیلے پیالے کی طرح نظر آیا۔ نیچے سمندر ایک نیلے طشت کی طرح درمیان میں ہمارا جہاز چلتا ہوا کیا بھلا معلوم ہوا۔

میری کمر کے نیچے لوہے کی پتی تھی۔ اس نے بہت تکلیف دی۔ وہ جگہ زخمی ہو گئی۔ موٹا کمبل کمر کے نیچے ڈال لیا۔ اس سے قدرے آرام محسوس ہوا۔

۴ مارچ طبیعت بہت خراب ہو گئی سخت چکر آتے رہے۔ تکیہ سے سر نہیں اٹھا سکا۔ روٹیاں بالکل خراب ہو گئیں۔ صرف ۱۲ چھوٹے بسکٹوں پر دن گذارا۔ کلام محمود سے کچھ پڑھتا رہا عربی بول چال مصنفہ مولوی عبد الرحمٰن کے فرہنگ جدیدہ کے کچھ الفاظ یاد کئے۔ رات خوب ٹھنڈی رہی۔

۴ مارچ طبیعت کل کی نسبت صاف ہو گئی۔ مگر پورا آرام نہیں۔ اب صرف ۱۰ بسکٹوں پر دن اور رات چھ بسکٹوں پر گذارنی پڑی۔ اتنی کم غذا میں نے کبھی نہ کھائی تھی۔ غذا کی قلت تنہائی۔ اس پر لوہے کے ساتھ جسم کا زخمی ہونا یہ ساری باتیں مل کر طبیعت بہت گداز ہوئی۔ خدا کی طرف جھکنے کا بہت موقع ملا۔

۵ مارچ طبیعت بہت عمدہ ہے۔ چکر بند ہو گئے۔ اب جہاز میں کھڑے ہونے سے چلنے سے یا بیٹھنے سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ حضرت خلیفہ ثانی کی تقریروں کو پڑھنا شروع کیا اس سے طبیعت میں بہت فرحت پیدا ہوئی۔ ضعف بہت بڑھ گیا۔

کھانے کی از حد تکلیف کی وجہ سے دل میں آیا۔ کہ سندوں کو کہوں کہ روپیہ لیں۔ اور میرے کھانے کا انتظام کریں۔ مگر خیال آیا۔ کہ وہ یہ نہ کہیں کہ کبھی ہم نے کوئی ہوٹل کھولا ہوا ہے اس لئے پھر خاموش ہو گیا۔

آج بسکٹ بھی نہ رہے۔ وہی سوکھی روٹی باقی تھی۔ آج کی رات بہت عمدہ ہے۔ طبیعت میں فرحت پیدا ہوتی ہے۔ میں سوچو کا تھا۔ اٹلی والوں نے میری سیٹ کے سامنے باجے بجانے اور گانے اور ناچنے کا کام شروع کر دیا۔ دو کم عمر لڑکے تھے۔ بڑی عمر کے نوجوان ان کو چھاتی سے لگا کر ناچتے تھے۔ ان کے باجوں سے طبیعت پہلی نگران کے ناچ سے طبیعت خراب ہوئی دل میں خوف خدا پیدا ہوا۔ جہاز بڑے مزے سے چل رہا۔ سمندر کی روانی ایسی نامعلوم ہے۔ کہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ چل رہا ہے تو بہ استغفار میں رات قلقے سے گذار دی۔ میں نے خدا کے حضور آج بہت تضرع کے ساتھ درخواست کی۔ کہ حضور میری اس حالت کو میرے والدین کبھی بھی دیکھ نہ سکتے۔ میرے بہن بھائی میرے عزیز دوست کبھی بھی میری اس تکلیف کو برداشت نہ کرتے۔ حضور آپ تو ان سب سے بڑھ کر شفیق ہیں۔ ان سب سے بڑھ کر مہربان ہیں۔ کروڑوں کروڑ چیزیں آپ نے میرے لئے بنائیں۔ کیا حضور میری اس حالت کو دیکھ کر خاموش ہی رہیں رکھیں گے۔ حضور کوئی بندوبست کریں۔ ورنہ میں تو مر جاؤں گا۔

(باقی پھر)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
اور
حضرت استاذی خلیفۃ المسیح اول کے خاص مجربات

۱۔ حب مسیح۔ عطیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو مقوی معدہ ہاضم طعام دافع درد معدہ و قبض و درد مفاصل اور خرابی حیض و امراض اطفال و درد شکم و دقیق و بخار و کھانسی اور ڈبہ وغیرہ کے لئے از حد مفید اکسیر ہے۔ قیمت فی سیکڑہ عہ

۲۔ کشتہ طلا۔ یہ سونے کا کشتہ خاص طریق سے تیار کیا گیا ہے تقویت اعضاء رئیسہ۔ دل و دماغ۔ جگر معدہ اور باہ کے لئے ایک بےنظیر چیز ہے۔ نہایت درجہ کا فرحت افزا اور حفظ صحت کے لئے تریاق اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ دیکھئے خود منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی خوراک ۶؍ اور فی سیکڑہ ۵ خوراک تین روپے

۳۔ حب مقوی اعصاب۔ جو نہایت درجہ کی مقوی اعصاب و معدہ و دماغ ہے۔ قیمت فی درجن فی سیکڑہ ۵ روپے

۴۔ معجون شاہی یا اکسیر جریان۔ خوشخبری ہو کہ ہماری آٹھ دس سال کی کامل توجہ اور محنت کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں معجون شاہی جیسی اکسیر اعظم جو خالص جڑی بوٹیوں اور قیمتی اجزا سے مرکب ہے۔ عطا فرمائی۔ جو کہ جریان اور خواب میں یا ارادہ منی کے خارج ہونے اور ان سے پیدا شدہ جملہ امراض کے ازالہ کرنے میں [illegible] ایک اکسیر ہے۔ کئی مایوس العلاج مریض جو اپنے آپ کو زندہ در گور سمجھے ہوئے تھے۔ اس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ صحتیاب ہو گئے ہیں۔ پھر اس کے استعمال سے بھوک خوب لگتی ہے۔ دودھ اور مکھن خوب ہضم ہوتا ہے۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ باوجود ممسک ہونے کے مقوی باہ بھی ہے بچپن کی بد اعتدالیوں اور غلط کاریوں کے جملہ نتائج کے اصلاح کرنے میں اسکو ایک خاص خصوصیت ہے

۵۔ روغن اکسیر اعصاب۔ بعض حالتوں میں اس معجون کے استعمال کے ہمراہ ہمارا تیار کردہ روغن اکسیر اعصاب بھی طلا کرنا پڑتا ہے۔ جو کہ بذات خود ہر ایک قسم کی سستی اور ضعف اور کمزوری اعضائے تناسل کے ازالہ کے لئے بجلی کا کام دیتا ہے۔ میں نے محض ہمدردی سے بلا مبالغہ بغیر اشتہاری لفاظی کے ایک عجیب الاثر چیز جس کی آپ کو تلاش اور سخت ضرورت ہے۔ پیش کر دی ہے۔ اب حسن ظن کر کے فائدہ اٹھانا آپکے اختیار میں ہے۔

۶۔ اکسیر سوزاک۔ جو نئے اور پرانے سوزاک کو صرف ایک ہفتہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دور کر دیتی ہے۔ قیمت ایک ہفتہ کیلئے عہ

۷۔ اکسیر نسواں۔ رحم یا ایام ماہواری کی بےقاعدگی اور تمام تکلیف کو بہت جلد دور کر دیتی ہے۔ اس دوائی کے اثر سے مولا کے فضل سے بہت سے اجڑے گھر آباد ہوئے۔ قیمت ایک ہفتہ کی خوراک کیلئے عہ

۸۔ سرمہ مرواریدہ۔ یہ سرمہ ضعف بصارت کے لئے نہایت اکسیر ثابت ہوا ہے۔ حتیٰ بعض نے اس کے تھوڑے استعمال سے عینک کو ترک کر دیا۔ ایسا ہی پرانے ککروں کے لئے بھی مفید ہے۔ بلکہ مجرب ثابت ہوا ہے۔ فی تولہ چار روپے

نوٹ۔ ہمنے اپنی ادویہ کے خواص بیان کرنے میں بہ رعایت تہذیب بعض اشارات سے کام لیا ہے۔ ورنہ ان تمام امراض مردانہ و زنانہ کیلئے جن میں آج ایک دنیا مبتلا ہے۔ اور جن کو طبیبوں کے سامنے بیان کرنے میں شرم آتی ہے بےنظیر ہے۔ مزید برآں یہ کہ قیمتیں واجبی رکھی گئی ہیں۔

خاکسار محمد الدین احمدی گوجرانوالہ

تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

حکیم صاحب نہایت مخلص پرانے احمدی ہیں۔ اور علم طب میں پرانا تجربہ رکھتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول بھی آپکی بعض ادویہ کو استعمال کرواتے تھے۔ کہ اخلاص اور محبت سے تیار کی گئی اور یہ بیماروں کے لئے مفید ہونگی۔

خاکسار مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح ثانی)

احمدی جماعت کے غور طلب

لاہور کی دہریہ سماج (دیوسماج) کی حالت

لاہور میں دہریوں کی ایک سماج ہے۔ جو دیوسماج کے نام سے موسوم ہے۔ اس سماج کے بانی مبانی پنڈت ستیانند اگنی ہوتری ہیں۔ جن سے ایک زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مسئلہ الہام پر خط و کتابت بھی ہوئی تھی۔ اور جن کے رسالہ برادر ہند و بندو باندھو میں حجۃ اللہ کے اکثر مضامین آریہ سماج کی تردید میں شائع ہوا کرتے تھے۔ اس وقت اگنی ہوتری صاحب برہمو اور خدا کے قایل تھے پھر ایک زمانہ تک وہ خود بھی الہام کے قایل رہے مگر بعد میں انہوں نے خدا تعالیٰ کی ہستی کا انکار کر دیا۔ اسی دسمبر میں ان کی ۷۳ ویں سالگرہ کا جلسہ لاہور میں ہوگا۔ اس سماج کے اخبار جیون تت نے ۱۱ دسمبر ۱۹۲۲ء کو دیوتا نمبر نکالا ہے۔ اس نمبر میں دیوسماج کے گذشتہ چالیس برس کے کام پر ایک مختصر سا ریویو ہے۔ اس میں سے بعض باتیں ہم اس لئے درج کرتے ہیں۔ کہ ہم اپنے کام کا اندازہ کر سکیں۔

دیوسماج کے قائم ہونے پر اس کی اس وقت کوئی جائداد نہ تھی۔ مگر اب دیوسماج کی منقولہ و غیر منقولہ جائداد جس قدر جائداد ہو گئی ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے

(۱) قریباً چھ لاکھ روپیہ کی مالیت کے مکانات اور زمینیں۔

(۲) اندازاً چار لاکھ روپیہ کی جائداد۔ سندھ کے دیوان ہاسامل صاحب سے دیوسماج کو دیوان ہاسامل ایجوکیشنل چیریٹیز ٹرسٹ کے طور پر ملی ہے۔

(۳) قریباً [illegible] ہزار نقد ہاتھ میں

(۴) قریباً دو لاکھ روپیہ کی وصیتیں۔

میرا مطلب اس تذکرہ سے یہ ہرگز نہیں۔ کہ میں دیانت کی روشنی میں خدا کی قائم کردہ کام کو دکھایا یا دکھانا چاہتا ہوں۔ بلکہ میری غرض صرف یہ ہے۔ کہ وہ لوگ جو خدا سے دنیا کو منکر بنا رہے ہیں۔ اور جن کی تعداد تازہ مردم شماری کے رو سے پنجاب میں ۲۹۷ ہے۔ جس میں عورتیں اور بچے سب شامل ہیں۔ اپنے مقاصد و اغراض کے لئے اتنی بڑی قربانی کر سکتی ہے تو وہ جماعت جس کا مقصد خدا تعالیٰ کی عظمت و جلال کا اظہار ہے۔ کس قدر قربانی کے لئے طیار ہونی چاہیے

تعلیمی کام

تفصیل تعلیمی کام کی بہت بڑی ہے۔ میں اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں دیتا ہوں

(۱) دیوسماج کی طرف سے تین ہائی سکول کھل چکے ہیں۔ ایک لڑکیوں کے لئے۔ دو لڑکوں کے لئے

ان کے علاوہ دو درجن اور مختلف سکول ہیں جن میں سے تین خاص طور پر اچھوتوں کے لئے ہیں ان تمام سکولوں میں ڈیڑھ ہزار بچے تعلیم پاتے ہیں

(۲) دیوسماج کے ایک معزز ممبر نے فیروزپور میں ایک کالج قائم کیا ہے۔

(۳) دیوسماج نے مستورات کی تعلیم میں بھی خاص طور پر دلچسپی لی ہے۔ اور ۱۲۵ کارکن ہیں۔ جن میں ۷۰ عورتیں ہیں۔ (کنواری شادی شدہ)

ان میں سے دو درجن کے قریب ایسے ہیں۔ جنہوں نے اپنے معقول روزگاروں اور دنیوی ترقی کی امیدوں کو ترک کر کے سماج کے کام کے لئے قربانی کی ہوئی ہے۔

یہ مختصر سا خاکہ دیوسماج کے کام کا ہے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے مامور و مرسل کی قائم کردہ جماعت جس کے اغراض و مقاصد میں ان لوگوں کو بھی خدا کے حضور جھکانا ہے۔ اپنی ذمہ داری کا خاص طور پر احساس کرے گی۔

اطلاع

جیسا کہ اس سے پہلے لکھا جا چکا ہے ۱۹۲۲ء کیلئے خریداران الحکم کے نام سالانہ قیمت وصول کرنے کیلئے وی پی کیا گیا ہے۔ اس خیال سے کہ اخبار وقت پر پہنچ جاوے وی پی میں کوئی پرچہ نہیں بھیجا گیا ہے۔ اسوقت تک بہت سے خریداروں کے نام الحکم کی ۱۹۲۲ء کی قیمت باقی ہے۔ جبکہ سال ختم ہو رہا ہے۔ اور اس سال کے صرف دو پرچے باقی ہیں۔ جن احباب کے نام ۱۹۲۲ء کی بقیہ قیمت کا وی پی کیا گیا مجھے امید ہے۔ کہ وہ اپنی اشاعتی اور ملی غرض کا پورا احساس کریں گے۔ اس لئے کہ اب گویا قیمت بعد میں وصول ہوتی ہے ۱۹۲۲ء کے حسابات درست ہوتے ہیں۔ اور میں نے مینیجر صاحب الحکم کو ہدایت کی ہے۔ کہ جس قدر پرچے ان سالوں میں جاری کئے گئے ہیں۔ ان کا حساب کر کے بقایا داران سے وصول کی جاوے۔ پس میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ اپنے تمام دوستوں کے نام جنوری کے پہلے ہفتہ سے وی پی کئے جاویں گے۔ انشاء اللہ وصول فرما کر اپنے خادم کارخانہ کو ممنون فرماویں۔ (عرفانی ایڈیٹر الحکم)

کارخانہ الحکم کا سالانہ جلسہ کی تقریب پر رعایتی اعلان

تین روپیہ کی کتابیں ایک روپیہ میں

یہ رعایت ۳۱ جنوری ۱۹۲۴ء تک جاری رہیگی

خدا کے فضلوں کے عملی شکریہ میں میں نے ایک مرتبہ اخبار الحکم کا بقایا چھ ہزار سے زائد روپیہ ان خریداران کو معاف کر دیا تھا جن کے ذمہ اخبار کی قیمت باقی تھی۔ اور وہ ایک یا دوسری وجہ سے ادا نہ کر سکتے تھے۔ آج میں ایک اور اعلان کرتا ہوں۔ میری نیت اس اعلان میں جو کچھ ہے۔ اسے میرا مولا خوب جانتا ہے۔

کارخانہ الحکم نے ہمیشہ ایسی کتابوں کے چھاپنے کی کوشش کی۔ جو قرآن کریم اور اسلام کی خدمت پر مشتمل ہوں سلسلہ میں سب سے پہلا آدمی جس کو خدا تعالیٰ نے قرآن مجید پر نوٹس شایع کرنے کی توفیق دی وہ ایڈیٹر الحکم ہے۔ مجھ کو اچھی طرح یاد ہے۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں مجھ کو فرمایا۔

اگر سورۃ فاتحہ کی تفسیر ہی شائع کردو تو بڑا کام ہے

گر خدا تعالیٰ نے اس وقت مجھے پہلا پارہ اور پھر آہستہ آہستہ سورۃ بقر شائع کر دینے کی توفیق دی۔ پھر قرآن مجید کے دس پارے بھی شایع کرنے کی توفیق ملی۔ غرض یہ پہلا کام تھا جو قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیر کے متعلق ہوا۔ اور اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مکتوبات کی جمع و اشاعت کا کام بھی اسی خادم کے ہاتھ سے ہوا۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سوانح زندگی کے کام کا آغاز بھی اسی نیاز مند کے ہاتھوں ہوا۔ میرے بعض مخلص اور دل سے محبت کرنے والے دوست مجھے کہا کرتے ہیں۔ کہ

"تمہاری سوانحمری میں یہ بات خصوصیت سے لکھنے کے قابل ہو گی۔ کہ شیخ یعقوب علی صاحب نے بڑے بڑے کاموں کی داغ بیل رکھی۔ یا تجویز کی۔ مگر وہ ختم نہ ہوئے۔"

میں ا[illegible] ... مگر میری خواہش لا[illegible] کی بجائے اگر یہی فقرہ چھپ جائے۔ تو میں انشاءاللہ جاوید ہو جاتا ہوں۔ ارادہ اور عزم تو میں کر سکتا ہوں توفیق ملنا خدا کے فضل پر موقوف ہے۔ اور بعض کا موتیں التواء مصالح الٰہیہ کے ماتحت ہوتا ہے

غرض کارخانہ الحکم کی مطبوعات اور تالیفات ایسی نہیں۔ کہ وہ غیر ضروری یا تاجرانہ ضرورت کا جزو ہوں۔ بلکہ نہایت مفید اور نہایت ضروری ہیں۔ مگر میں ان کی عام اشاعت اور احباب کے فایدہ کے خیال سے اور اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کے شکریہ میں جو اس نے مجھ پر کئے ہیں۔ کتابوں کی قیمت میں انتہائی رعایت کا اعلان کرتا ہوں۔ یعنے کل کتابیں ⅓ قیمت پر دی جائیں گی۔ بجز سوانح حضرت مسیح موعود اور تاریخ مالابار کے۔ کہ یہ مجاہد مصری کا مال ہے۔ اور اس کی مدد کا موجب ہوگی۔

پس

اس کے لئے میں احباب کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ قریباً ۲۵۰ کاپیاں دفتر میں موجود ہیں۔ وہ اسے ضرور خریدیں۔

رعایتی کتب کی فہرست

احمدی خاتون کے

پرانے فایل۔ قیمت ایک فایل ۲؍

تاریخ مالابار

مجاہد مصری کی پہلی تصنیف مالابار کے دلچسپ حالات مجاہد مصری کی امداد ہے۔ اس لئے اس کی قیمت میں کوئی کمی نہیں کی گئی۔ اور یہ کتاب دفتر الحکم کی نہیں۔ ۲۱۰ صفحے پوری قیمت ۱۰؍ ہے۔

سالانہ رپورٹ

سنہ ۱۸۹۷ قیمت ۴؍

لیکچر گناہ

قیمت صرف ۲؍

تصنیف مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم رضی اللہ عنہٗ

ترجمۃ القرآن

پارہ ۱۷ و ۱۶ و ۱۷ و پارہ نمبر ۲۷-۲۸-۳۰ سب فی پارہ ۴؍ کی بجائے صرف ۱؍ میں دیا جائے گا۔ اس عظیم الشان رعایت سے اگر آپ فائدہ نہ اٹھائیں تو پھر ایسا موقعہ ہاتھ نہ آئیگا

مرآۃ الجہاد

۲۱۲ صفحہ کی عمدہ کاغذ پر اصل کاغذ قیمت ۱۲؍ جو کہ صرف ۸؍ میں دیجاوے گی۔

تہذیب

بچوں کو اخلاق سکھانے کا رسالہ ہے۔ قیمت اصل ۱؍ رعایتی ۱؍

برہان الحق

عیسائیوں کی تردید میں ایک اکسیر جواب ہے۔ اصل قیمت ۱۲؍ رعایتی ۴؍ مکتوبات احمدیہ فی نمبر ۴؍

مسالک حرو اریار ۳ حصے قیمت ۱۲؍ ردچکڑالوی قیمت صرف ۱؍ ۱۰۰ صفحے کی کتاب ہے

حیات النبی ہر دو جلد ۱۲؍

سیرت مسیح موعود

حضرت مسیح موعود کی سوانحمری مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کی تصنیف ہے قیمت صرف ۲؍ اصل قیمت ۸؍

ادعیۃ القرآن

قرآن مجید کی دعائیں۔ قاضی اکمل صاحب نے قرآن مجید کی دعاؤں کا ترجمہ کیا ہوا۔ اور ان کو ایک جگہ جمع کیا۔ قیمت ۱؍

اس عظیم الشان رعایت کی میعاد جنوری ۱۹۲۴ء تک ہو گی۔

کتابیں دفتر الحکم سے مل سکیںگی

مینیجر الحکم

قادیان